تقلیدِ ائمہ کی ضرورت

تالیفِ لطیف

شیخ الاسلام محقق العصر حضرت علامہ

سید شمس الحق افغانی رحمہ اللہ

اہتمام و پیشکش

محمد قاسم افغانی

المہند پبلشرز

حق پاسبان
pasbanehaq

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تقلیدِ ائمہ کی ضرورت

تالیفِ لطیف

شیخ الاسلام محقق العصر حضرت علامہ
سید شمس الحق افغانی رحمہ اللہ

اہتمام و پیشکش

محمد قاسم افغانی

المنہل پبلشرز
بلاک 1-A، گلستان جوہر، یونیورسٹی روڈ، کراچی
0321-3135009 0321-2000870
www.almanhalpublisher.com
almanhalpublisher@gmail com

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

تقلیدِ ائمہ کی ضرورت

سن اشاعت ۱۴۴۴ھ 2023ء

تالیف لطیف

شیخ الاسلام محقق العصر حضرت علامہ
سید شمس الحق افغانی رحمہ اللہ

اسٹاکسٹ
ادارۃ النور
دوکان نمبر 3-2، انور سینٹر، بنوری ٹاؤن، گرومندر، کراچی
021-34914596, 0324-2855000
idaratunnoor@gmail.com

المنہل پبلشرز
بلاک A-1، گلستانِ جوہر، یونیورسٹی روڈ، کراچی
0321-3135009, 0321-2000870
www.almanhalpublisher.com
almanhalpublisher@gmail.com

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فہرست مضامین

عنوانات — صفحہ نمبر

❀ انتساب	4
❀ تقریظ	5
❀ پیش لفظ	7
❀ شیخ الاسلام محقق العصر حضرت مولانا سید شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ	9
❀ درس نمبر:1 شخصی تقلید پر بحث	12
❀ درس نمبر:2 تقلید کی ضرورت	16
❀ درس نمبر:3 مجتہد کے لیے شرائط	25
❀ درس نمبر:4 مجتہدین ہی حقیقت میں اہل القرآن وحدیث تھے	33
❀ درس نمبر:5 فقہ بدعت نہیں	42
❀ درس نمبر:6 حنفی مذہب کی ترجیح	49
❀ درس نمبر:7 چاروں مسلک برحق ہیں	58

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

انتساب

محدث العصر حضرت علامہ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام جو اپنے استاد حضرت افغانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔۔۔

لَسْتَ عَالِمًا هِنْدِيًّا اَوْبَا كِسْتَانِيًّا

بَلْ اَنْتَ مَلِكٌ اَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى مِنَ السَّمَآءِ لِاِصْلَاحِنَا

محمد قاسم افغانی

حفید علامہ افغانی رحمۃ اللہ علیہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حرفِ چند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی محمد المصطفیٰ وعلی آلہ وصحبہ الاصفیاء امابعد!

اللہ پاک کا بے حد فضل واحسان ہے، جس نے ہمیں ایمان کی دولت سے نوازا اور ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں پیدا کیا۔ سید الانبیاء کے دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد دینی علوم کو دنیا میں باقی رکھنے اور ان کی نشر واشاعت کی ذمہ داری صحابہ، تابعین، تبع تابعین، محدثین، فقہاء اور علماء کے کندھوں پر ڈال دی گئی ہے، چنانچہ ہر دور کے علماء صلحاء نے اپنی ذمہ داری نبھائی خصوصاً برصغیر پاک وہند میں علماء دیوبند نے دین کی اس شمع کو روشن رکھنے کے لیے بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ اکابر دیوبند میں حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے موصوف سے ہر میدان میں خدمات لیں خصوصاً تصنیف وتالیف کے شعبے میں حضرت کی خدمات سے پوری دنیا کے مسلمان فائدہ اٹھارہے ہیں۔ حضرت کے خاندان کے چشم وچراغ ”محمد قاسم افغانی سلمہ“ جو حضرت کے حفید ہیں، حضرت کے علمی ذخیرے کو منظر عام پر لانے کے لیے انتھک محنت کر رہے ہیں۔ حضرت کی وہ تالیفات جو اب تک منظر عام پر نہ آسکیں، ان کو زیر طباعت سے آراستہ کر کے امت کے سامنے پیش کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ”تقلید ائمہ کی ضرورت“ کے نام سے حضرت کی ایک تصنیف ہے۔ موصوف نے اس کتاب کی اشاعت سے قبل احقر کی خدمت میں تبصرے کے لیے پیش کیا ہے۔ بندہ نے مسودہ کا مطالعہ کیا ماشاء اللہ اپنے موضوع پر بڑی جامع تحریر ہے۔ ان شاء اللہ امت مسلمہ کو اس تالیف سے عظیم الشان فائدہ ہوگا۔ علامہ افغانی رحمہ اللہ نے تقلید کی اہمیت اور ضرورت پر سیر حاصل بحث کی ہے اور قرآن وسنت کی نصوص سے موضوع کو مدلل کر کے پیش کیا ہے اور منکرین تقلید کے شکوک وشبہات کا بھی تسلی بخش رد کیا ہے۔ ناچیز کی دل سے یہ دعا ہے، کہ اللہ پاک مولانا شمس الحق صاحب رحمہ اللہ اور ان کے حفید محمد قاسم کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے اور اس

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رسالے کو امت مسلمہ کے لیے نافع بنائے اور منکرین تقلید کو اس رسالے سے ہدایت حاصل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور مولانا کی دیگر تصانیف کو بھی امت کے سامنے پیش کرنے کی ہم سب کو توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

والسلام

محب اللہ

استاد جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

7/6/1444

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پیش لفظ

حضرت مولانا شمس الحق افغانی ؒ کا شمار اپنے زمانے کے ان ممتاز علماء کرام میں ہوتا ہے۔ جن کی دینی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ آپ ؒ بیک وقت تفسیر، حدیث، تحقیق، افتاء و سیاسی میدان کے شہسوار تھے۔ آپ ؒ کی علمی وسعت کا اندازہ ان کی بے مثال و بے نظیر تفسیر دروس القرآن الحکیم سے لگایا جا سکتا ہے جو سورۃ بقرۃ کے پہلے چار رکوع کی تفسیر 12 جلدوں پر مشتمل ہے۔ حضرت افغانی ؒ جس طرح دینی علوم میں یگانہ روزگار تھے اسی طرح سائنسی علوم میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ جس طرح حضرت افغانی ؒ کو تصنیف و تالیف، خطابت و مناظرہ میں ید طولیٰ حاصل تھا اسی طرح آپ کو درس و تدریس اور معرکۃ الآراء موضوعات پر بھی عمیق دسترس حاصل تھی۔ انہی موضوعات میں سے ایک موضوع تقلید ائمہ کی ضرورت بھی ہے، جس پر حضرت افغانی ؒ نے درس قرآن کے دوران سیر حاصل گفتگو فرمائی اور حضرت افغانی ؒ کے تلمیذ رشید حضرت مولانا عبدالغنی صاحب ؒ نے حضرت افغانی ؒ کے تمام ملفوظات کو قلم بند کیا جو بعد ازاں یہ قلمی مسودہ خانوادہ مولانا عبدالغنی ؒ نے عاجز کو سپرد کیا اور اس کی تصحیح و طبع کی تلقین فرمائی۔ یہ ایک قابل مشقت کام تھا جو میرے ذمے کیا گیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل، اساتذہ کی دعاؤں اور حضرت افغانی ؒ سے محبت رکھنے والے حضرات کے اصرار ہی کا نتیجہ ہے جو مجھ جیسے حقیر فقیر سراپا تقصیر کو اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالنے کی توفیق ملی۔

یہ سب کچھ حضرت کے تلامذہ خصوصاً مولانا عبدالغنی ؒ کی انتھک محنتوں ہی کا نتیجہ ہے جو حضرت افغانی ؒ کے ملفوظات آج ہمارے درمیان نقوش کی صورت میں محفوظ ہیں۔

زیر نظر کتاب پر استاد محترم مولانا محب اللہ صاحب حفظہ اللہ (استاد الحدیث جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن) کے تبصرے کے بعد مزید گفتگو کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ استاد محترم کی عمر میں برکت ڈالے اور ان کا سایہ ہم پر تا دیر قائم رکھے۔ (آمین)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت اس کتاب کو حضرت مولانا شمس الحق افغانی ؒ اور ان کے تلامذہ خصوصاً مولانا عبد الغنی ؒ، میرے والدین خصوصاً میرے والد محترم جناب تحیم جان صاحب (مرحوم)، میرے اساتذہ ومشائخ، جملہ معاونین اور احقر کے لیے مغفرت ونجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم!

احقر العباد

محمد قاسم افغانی

حفید علامہ افغانی ؒ

جمعۃ المبارک

4 جنوری 2022ء

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شیخ الاسلام محقق العصر
حضرت مولانا سید شمس الحق افغانیؒ

نام ونسب:

علامہ شمس الحق افغانی بن مولانا غلام حیدر بن مولانا خان عالم بن مولانا سعد اللہ

ولادت:

7 اکتوبر 1898ء

جائے ولادت:

ترنگزئی چارسدہ

مادر علمی:

دار العلوم دیوبند

پیشہ:

علم

لقب:

شمس العلماء

تدریس:

دار العلوم دیوبند، جامعہ اسلامیہ ڈابھیل بھارت، جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مناصب:

وزیر معارف الشرعیہ، ریاست ہائے متحدہ بلوچستان، شیخ التفسیر وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

جانشین اول:

شاہ انور شاہ کشمیریؒ وبانی وصدر اول وفاق المدارس العربیہ پاکستان، رکن اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تصانیف:

علوم القرآن، سائنس اور اسلام (اردو) سرمایہ دارانہ واشترا کی نظام کا اسلامی معاشی نظام سے موازنہ، شرعی ضابطہ دیوانی، اسلام دین فطرت، ترقی اور اسلام، اسلامی جہاد، آئین آریا، عصمت انبیاء، معدن السرور، تصوف کا کردار، معین القضاء والمفتین، مکتوبات حضرت افغانی، سائنس اور اسلام (انگریزی)، افتتاح البخاری (بخاری شریف کی افتتاحی تقریر) کلمتان خفیفتان (بخاری شریف کی اختتامی تقریر) اسلام عالمگیر مذہب، وظائف وعملیات حضرت افغانی ؒ، مقالات افغانی (دو جلد) عربی شرح سنن ترمذی بنام تنقیح الشری علی جامع الترمذی، خطبات افغانی، دو جلد تفسیر افغانی (5) جلد بنام دروس القرآن الحکیم، مجالس افغانی، محاضرات افغانی، نکات افغانی، المیہ مشرقی پاکستان، حضرت افغانی علماء وعقلاء کی نظر میں، تقلید ائمہ کی ضرورت۔

اسفار:

سعودیہ عرب، افغانستان، بھارت، ملائشیا

خلافت:

بیعت وخلافت سلسلہ چشتیہ وقادریہ ونقشبندیہ میں

تعلیم:

ابتدائی دینی علوم چارسدہ میں مولانا عبدالرؤف دیوبندی سے

معقولات:

مولانا عبدالقدیر افغانستانی ومولانا سیف الرحمن پشاوری سے افغانستان میں

دورہ حدیث:

مولانا شاہ انور شاہ کشمیری ؒ، ومولانا شبیر احمد عثمانی ؒ سے انڈیا دارالعلوم دیوبند میں

اعزازات:

ستارہ امتیاز بدست جنرل ایوب خان صدر پاکستان (1966) پی ایچ ڈی ڈگری پشاور یونیورسٹی، (1975) تمغہ امتیاز جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان (1980)

تاریخ وفات:

16 اگست 1983ء بروز منگل۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرات ائمہ مجتہدین کرام رحمہم اللہ
نے محنت و مشقت سے علم حاصل
کیا اور صاحب تقویٰ بھی تھے۔
آج نہ علم ہے اور نہ تقویٰ،
مگر تقلید نہیں کرنی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

درس نمبر ❶

''شخصی تقلید پر بحث''

(۲۸، نومبر ۱۹۶۹ء، جمعہ)

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَ اِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ۝ وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَ لَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۫ وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرۃ)

تقویٰ کا بیان گزر چکا ہے۔ اب خشوع پر بیان ہوگا۔ الاعلی الخشعین، خشوع قرآن میں اکثر جگہ بیان ہوا ہے۔

☆ اب خشوع کی تعریف کرتا ہوں۔ اس کا اصلی معنی ہے سکون اس کے مدمقابل ہے حرکت۔ یہ لغوی معنی ہیں۔ اب اصطلاحی معنی بتلاتا ہوں۔ اصطلاحی سے مراد ہے کہ قرآن وحدیث نے کس معنی میں استعمال کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مومن اپنی مرضی کو اس حرکت سے بندش کرے جس کو اللہ نے منع فرمایا ہے۔

☆ ایک عام خشوع ہے وہ یہ ہے کہ عام عبادات میں خدا تعالیٰ کے سامنے عاجزی کرنا۔ اور دوسرا خشوع خاص ہے جو خاص طور پر نماز میں کیا جاتا ہے۔ تو خشوع کی دو قسمیں ہوگئیں۔ عام اور خاص۔ عام یہ ہے کہ بندہ رب العزت کے سامنے بندہ (غلام) کی حیثیت سے جھکا رہے۔ باادب رہے۔ خشوع عام کے تحت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات مانے جائیں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے خشوع عام یہ ہے کہ آپ کی سنت پر عمل کیا جائے۔ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے خشوع عام یہ ہے کہ ان حضرات رضی اللہ عنہم کو حق سمجھو۔ اور باقی رہی تقلید ائمہ کرام رضی اللہ عنہم تو آئمہ مجتہدین کے سامنے خشوع عام یہ ہے کہ ان کو ان کے مقام پر رکھا جائے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد آئمہ مجتہدین کا مقام یہ ہے کہ دل سے ان کا احترام کیا جائے اور ان کے اجتہادی مسائل کو تسلیم کیا جائے۔ شرکاء درس میں سے کسی نے تحریر کر کے بھیجا ہے کہ تقلید شخصی پر کچھ بیان کیا جائے۔ تو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ، حضرت امام مالک رحمہ اللہ،

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یہ چاروں آئمہ عظیم شخصیتیں گزری ہیں۔ علم وتقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے۔ ان حضرات نے اجتہاد کیا۔ اسے قیاس بھی کہتے ہیں۔ دنیا میں ان چار حضرات کرام رحمہ اللہ کے مقلد ہیں۔

☆ اب دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ ائمہ کرام کی پیروی سے آزاد ہو کر آزادانہ طور پر قرآن و حدیث سے جو مسئلہ سمجھ میں آئے اس پر عمل کریں۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ حضرات ائمہ کرام کی تقلید کی جائے۔

تقلید کا معنی یہ کہ مجتہد کے قول پر عمل کیا جائے چاہے اس کے صحیح ہونے کی دلیل قرآن و حدیث سے معلوم بھی نہ ہو۔ ہم جب مقلد ہیں تو ہم ان کی بات پر عمل کریں گے چاہے ہمیں دلائل معلوم نہ ہوں۔ یہ ہے تقلیدِ شخصی۔

اب ایک چیز دھوکہ دینے کیلئے بعض لوگوں کی طرف سے مشہور کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ (بغیر دلیل کے مجتہد کی بات مانی جاتی ہے) یہ غلط بات ہے۔ دلیل تو موجود ہے مگر اس کے علم کی ضرورت ہے اور عوام کو اتنا علم نہیں کہ اس دلیل کو حاصل کر سکے۔ مطلب یہ کہ عوام میں اتنی علمی استعداد نہیں ہے۔ سنو! میاں تقلید کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔

☆ دیکھو ملک کی پارلیمنٹ میں ایک قانون پاس کیا جاتا ہے تو پارلیمنٹ میں ممبران کو اس قانون کے دلائل کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ مگر عوام کیلئے ضروری نہیں۔ اگر ۱۲ کروڑ عوام کو دلائل بتلائے جائیں تو پوری زندگی گزر جائے گی مگر دلائل کسی کو معلوم نہ ہونگے۔ تو تمہیں اس قانون کو لازماً ماننا پڑے گا اور مانا جاتا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ۷ لاکھ ستر ہزار مسائل اجتہاد کے ذریعے حل فرمائے ہیں ان کی دلیلیں کون حاصل کر سکتا ہے۔ تو یہ کہنا غلط ہے کہ دلیل کے بغیر ان کی بات مانی جاتی ہے۔ بلکہ دلیل موجود ہے مگر عوام میں اس کے حصول کی علمی صلاحیت نہیں۔

☆ کیا کوئی ڈاکٹر جب مریض کیلئے کوئی نسخہ تجویز کر دے تو تم اس سے اس نسخے کی دلیل پوچھ سکتے ہو۔ اب میں یہ پوچھتا ہوں کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ۷ لاکھ ۷۰ ہزار مسائل جو حل فرمائے ہیں اگر آپ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید نہیں کرنا چاہتے، جب تمہیں زندگی میں ان مسائل سے واسطہ پڑے گا تو ان کا حل کیسے کرو گے؟ میاں! تقلید کے بغیر گاڑی نہیں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

چل سکتی۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اکثریت ان کی مقلد ہوگی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۵۰ھ میں وفات پائی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ، مدینہ شریفین اور کوفہ و بصرہ کے علاوہ کہیں تشریف نہیں لے گئے۔ اور نہ ہی اس وقت کوئی ریڈیو اور ٹیلی ویژن تھا۔ یعنی ذرائع مواصلات انتہائی محدود تھے بلکہ نہ ہونے کی حد تک تھے۔ مگر اس وقت ۱۲ سو سال گزر جانے کے بعد بھی حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا چرچا آسمانوں تک ہے اور امتِ محمدیہ کی دو تہائی ان کی مقلد ہے اور باقی حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں۔

☆ دیکھو جتنے حضرات محدثین کرام رحمہم اللہ گزرے ہیں وہ سب کے سب ان چاروں میں سے کسی کے مقلد گزرے ہیں۔ یہاں تک کہ (غیر مقلد) اہلحدیث جس کتاب سے حدیث لیتے ہیں وہ کتابیں مقلد حضرات کی ہیں۔ لکھا ہے کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ابوحفص کبیر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لے گئے کسی نے آ کر مسئلہ پوچھا کہ اگر ایک بچہ اور بچی ایک ساتھ بکری کے تھنوں سے دودھ پی لیں تو کیا ان کا نکاح آپس میں ہو سکتا ہے؟ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہو سکتا ہے۔ اور حضرت امام ابوحفص کبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ یہ پابندی جانوروں کے دودھ کی شراکت میں نہیں۔ اسی واقعہ سے کچھ لوگ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے متنفر ہوئے جس سے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو رنجش ہوئی۔ اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حنفی مسلک کی حدیثیں ذکر نہیں کیں۔ اور جزءُ رفع الیدین اور جزء القرأت کتاب لکھ دی جہاں تک حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مقام کا تعلق ہے تو لاکھوں علماء آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں کی گرد کو نہیں پہنچ سکتے لیکن واقعہ سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور یہ حضرت امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ حنفی تھے کیونکہ ان کے تین استاد حنفی ہیں۔ بخاری شریف میں ایسی حدیثیں بھی ہیں جو تین راویوں سے لی گئی ہیں وہ ثلاثیات کہلاتی ہیں۔ ایسی روایات کل ۲۲ ہیں ان میں سے ۲۰ حنفیوں سے پڑھی گئی ہیں۔ حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ حنبلی المسلک تھے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ یہ شافعی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ اور حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ یہ حنفی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ خود حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ہے تو ابوداؤد شریف نسائی شریف۔ ابن ماجہ شریف موطا امام محمد وغیرہ۔ یہ سب مقلد حضرات کی ہیں۔ نیل الاوطار، منتقی الاخبار کی شرح ہے اور یہ منتقی حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا کی تالیف ہے، جو حنبلی تھے۔ تو جن حضرات کی کتابوں سے حدیثیں لیتے ہیں وہ سب مقلد تھے۔

☆ دوسرا گروہ مفسرین کرام رحمہم اللہ کا ہے وہ بھی سب حضرات مقلد گزرے ہیں مثلاً امام طبری رحمہ اللہ، امام ابن کثیر امام بیضاوی رحمہما اللہ یہ شافعی تھے اور صاحب کشاف وغیرہ حنفی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ صرف ایک تفسیر ہے نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ کی وہ خلاصہ ہے۔ وہ بھی مقلد حضرات کے شاگرد تھے۔

☆ تیسرا گروہ اولیاء کرام رحمہم اللہ کا ہے وہ سب مقلد گزرے ہیں۔ میں چیلنج کر کے کہتا ہوں کہ کوئی بزرگ مقلد نہ ہو تو ثابت کرو۔ حضرت پیران پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حنبلی مسلک رکھتے تھے۔ حضرت ابراہیم بن ادہم، شفیق بلخی، معروف کرخی، خواجہ بایزید بسطامی، فضیل بن عیاض، خواجہ معین الدین چشتی رحمہم اللہ اور ان کے سلسلہ کے خلفاء، امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سب حنفی تھے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری اور میں اتفاق سے ایک مرتبہ دورانِ سفر اکٹھے ہوئے۔ مولانا مجھے فرمانے لگے کہ آپ اتنے بڑے عالم ہو کر بھی مقلد بنے پھرتے ہیں؟ میں نے کہا مولانا! بخاری شریف کی پہلی حدیث حمیدی کی جانب سے ہے اور حدیث کو اس وقت مانا جائے گا جب یہ معلوم ہوگا کہ یہ راوی ثقہ ہیں۔ تو شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ ذہبی لکھتے ہیں کہ حمیدی رحمۃ اللہ علیہ ثقہ راوی ہیں اور یہ حمیدی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ تو میں نے کہا مولانا جب حدیثیں تم مقلدوں سے لیکر بیان کرتے ہو تو خود تقلید کیوں نہیں کرتے؟ خیر مولانا صاحب خاموش ہو گئے۔ سنو! بھائی صرف رفع یدین یا آمین بالجہر سے کام نہیں بنتا کچھ علم کی کتابیں لکھ کر دکھاؤ پھر مانیں گے۔ صرف ایک تفسیر ان کی طرف سے لکھی گئی ہے مگر وہ بھی مقلد حضرات کے شاگرد تھے۔

❀❀❀

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

درس نمبر ❷

''تقلید کی ضرورت''

(۳۰، نومبر ۱۹۶۹ء، اتوار)

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَ اِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ۝ وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَ لَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۫ وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرۃ)

خشوع کے سلسلے میں تقلید کی بحث چلی تھی۔ اللہ جل جلالہ ورسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین کے سامنے عاجزی سے پیش آنا یہ خشوع ہے۔ تقلید پر لمبی بحث نہیں کرنا چاہتا۔ دیکھو! حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں اگر تقلید کی ضرورت تھی تو آج لاکھ گنا زیادہ ضرورت ہے۔ اگر بزرگانِ دین کی اتباع سے عقل کو آزاد کیا جائے تو ملحد ہونا ممکن ہے۔

مولانا محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ بٹالوی (یہ غیر مقلد اہلحدیث تھے) اشاعت السنۃ میں لکھتے ہیں کہ مجھے ۲۵ سال کا تجربہ ہے کہ جو آدمی اجتہاد کے مقام کو نہ پہنچا ہوا ہو اور اہلحدیث بنے تو وہ انجام کا نیچری ہوگا۔ (ہندوستان کی اسلامی حکومت کے خاتمے کے بعد، انگریز کے حکومت میں سب سے پہلے رونما ہونے والا فرقہ نیچریہ ہے۔ یہ فرقہ وجود ملائکہ، جنت، جہنم، نسخ فی القرآن اور اکثر احادیث کا منکر ہے اس فرقے کا بانی سر سید احمد خان تھا (بحوالہ فرقہ باطلہ، صراط مستقیم)) مثلاً سر سید احمد خان پہلے حنفی تھا اس کے بعد اہلحدیث ہوا پھر اس کے بعد غیر مقلد ہوا بعد میں حدیث کا انکار کیا۔ عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن پرویزی سلسلے کا بانی ہے۔ غلام احمد قادیانی لعنۃ اللہ علیہ حنفی تھا مسلک کو چھوڑا تو مرتد ہوا۔

☆ تقلید کے سلسلے میں پانچ چیزیں بیان کرتا ہوں۔ کہ ان چار حضرات امام صاحبان رحمہم اللہ میں سے کسی ایک کی تقلید کیوں ضروری ہے۔ عقلی ونقلی دونوں دلیلیں دوں گا۔ تقلید کی ضرورت بھی بتلاؤں گا۔ آج کل تو اہلحدیث ہونا دو تین مسئلوں کا نام ہے مثلاً رفع یدین۔ ۸ رکعت تراویح۔ آمین بالجہر وغیرہ۔ مگر جب میراث وغیرہ کا مسئلہ آجائے تو پھر کہتے ہیں کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کی فقہ دیکھو۔ ایک غیر مقلد عالم (اہلحدیث) دہلی میں حدیث پڑھاتے تھے۔ انہوں نے ہدایہ کتاب چھپا کر رکھی ہوئی تھی طلباء نے دیکھ لی۔ ان کے پوچھنے پر فرمایا کہ ان کے سوا کام نہیں چلتا۔ یہ فقہ حنفی کی کتاب ہے۔

☆ کچھ کام منصوص ہیں یعنی جو قرآن وحدیث میں بیان کردہ ہیں اور کچھ مسکوت عنہا ہیں۔ یعنی کچھ کام ایسے ہیں کہ قرآن وحدیث نے انہیں نہیں بیان کیا۔ تو ان دونوں میں ہمیں تقلید کی ضرورت ہے۔ مثلاً چند آیات میں تعارض ہے تو ان کا فیصلہ کیسے کریں گے۔ تو ہم اماموں رحمہم اللہ کے محتاج ہیں کہ ان حضرات نے متعارضہ آیات کا کیا فیصلہ کیا ہے؟ تو اسی طرح متعارضہ احادیث میں بھی ہم اماموں رحمہم اللہ کے محتاج ہیں۔ اس کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ جو آیت یا حدیث دوسری آیت یا حدیث کے متعارض ہو تو پہلے تو تطبیق کی صورت نکالی جائے یعنی دونوں کا مطلب اس طرح نکالا جائے کہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر درست ہوں۔ اگر ایسا ناممکن ہو تو پھر دیکھا جائے کونسی پہلے کی ہے اور کونسی بعد کی تو ناسخ منسوخ کا قانون جاری ہوگا۔ احادیث میں ۔۔۔ بعض اوقات یہ بھی معلوم نہیں ہوسکتا تو پھر جو حدیث دوسری روایات سے مطابقت رکھتی ہو اس پر عمل کیا جائے گا۔ دوسری حدیث کے متعلق یہی سمجھا جائے گا کہ راوی کو مغالطہ ہوا ہے۔ صرف ایک ایک یا دو دو مثالیں دیتا ہوں۔

پہلا مسئلہ:

وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ (البقرہ:184)۔ فرمایا کہ جس کو روزہ کی طاقت ہو اور وہ نہ رکھے تو ایک مسکین کو فدیہ دیدے۔ لیکن چودہ سو سال سے طاقتور مسلمان روزہ رکھتے چلے آرہے ہیں روزہ رکھ سکنے کی صورت میں کوئی فدیہ نہیں دیتا۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرہ:185)۔ فرمایا کہ جو تم میں سے رمضان شریف پالے تو وہ روزہ رکھے۔ یہ دو متعارضہ آیات ہیں۔ تو اب ہم ان حضرات امام صاحبان کے محتاج ہیں کہ وہ کس اصول کے تحت اس تعارض کو دور کریں گے۔ حضرت سلمہ بن اکوع سے ایک روایت نقل ہے کہ ہجرت کے دوسرے برس روزہ فرض ہوا۔ اور فرض بھی گرمی کے موسم میں ہوا۔ اور اس سے پہلے کسی نے روزہ نہ رکھا تھا۔ یعنی روزہ کے عادی نہ تھے۔ تو اختیار دیا گیا کہ یا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

روزہ رکھو یا فدیہ دو۔ جب عادت پڑ گئی تو پھر یہ آیت نازل ہوئی فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرہ: 185)۔ ان بزرگوں نے دوسرا مسئلہ بھی فرمایا کہ يُطِيقُونَهٗ۔ یہ باب افعال ہے۔ دیکھو ان غیر مقلدوں (اہلحدیث) کو علم تو ہے نہیں اور اپنی کھوپڑی سے مسئلہ نکالتے ہیں اور تقلید نہیں کرتے۔ ایک غیر مقلد امام صاحب نماز کی امامت ہل کر کر رہے تھے۔ ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ حدیث پاک میں آیا ہے۔ مَنْ اَمَّ مِنكُمْ فَلْيُخَفِّفْ۔ کہ جو تم میں سے امامت کرے وہ ہلکی کرے۔ اس امام صاحب نے اس حدیث کا ترجمہ دیکھا ہوا تھا خود تو علم رکھتا نہیں تھا تو کاتب نے ہلکی کو بڑی یا سے (ہلکے) لکھا ہوا تھا۔ تو امام صاحب اپنی کم علمی کی وجہ سے ہلکے امامت کرا رہے تھے۔ یہ ہے علم اور اعتراض حضرات امام ﷬ صاحبان پر؟

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ (البقرہ: 184)۔ کا ترجمہ کیا ہے کہ جو لوگ بے طاقت ہوں تو وہ فدیہ دیدیں۔ یہ لفظ باب افعال سے ہے جو سلب مادہ کیلئے بھی آتا ہے۔ یہ عربی لغت میں معنی ہے تو یہ حکم کمزور کیلئے فرمایا۔ اگر کوئی کہے کہ میں اہلحدیث ہوں تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ سب احادیث پر عمل ہے یا کہ بعض پر؟ سب پر عمل کرنا تو ناممکن ہے اور بعض پر تو سب عمل کرتے ہیں۔ آپ بھی اور دوسرے بھی۔ تو پھر اب ان پر اعتراض کیوں کرتے ہو؟

دوسرا مسئلہ:

اذان میں شہادۃ کے کلمے دو مرتبہ آہستہ اور دو مرتبہ اونچی آواز میں کہنا اسے ترجیع کہتے ہیں۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پاک درست ہے کہ اس میں کلمہ شہادۃ چار مرتبہ ہیں۔ سوال یہ ہے کہ صرف ایک حدیث کو نہیں دیکھنا۔ مسئلہ یہ ہے کہ اذان کی تعلیم کیسے ہوئی۔

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا کہ لوگوں کو پانچوں وقت نماز کیلئے کیسے بلایا جائے۔ بعض نے لکڑی بجانے کا مشورہ دیا اور بعض نے آگ جلانے کے متعلق کہا۔ اور بعض نے کہا کہ ناقوس بجایا جائے۔ بات طے نہ ہوئی اور مجلس برخاست ہو گئی۔

ایک دن ایسا ہوا کہ:

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جو ایک جلیل القدر صحابی تھے۔ انہوں نے علی الصبح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا ہے جو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہاتھ میں ناقوس لئے ہوئے تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا یہ ناقوس بیچیں گے؟ اس نے پوچھا تم کیا کرو گے؟ میں نے کہا کہ اسے بجا کر لوگوں کو نماز کیلئے بلایا جائے گا۔ تو اس شخص نے کہا کہ تجھے اس سے بہتر چیز نہ بتلا دوں۔ میں نے کہا: بتایئے تو اس نے یہ کلمات (اذان والے) پڑھائے ہیں۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب سنا تو فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعلیم ہے۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز بلند تھی فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ کو یاد کرادو۔ تو جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان شروع کی تو اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن کر گھر سے دوڑے ہوئے تشریف لائے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ یہ کلمات تو میں نے بھی خواب میں سنے ہیں۔ تو اب میں کہتا ہوں کہ اذان کے مسائل ان جلیل القدر صحابہ کرام سے لیں گے۔ صرف حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پاک کو مدنظر نہیں رکھا جائے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ حدیث پاک درست نہیں بلکہ اس حدیث پاک کی کئی توجیہات ہو سکتی ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور صبح کی اذان کے مؤذن حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا) ان سب حضرات کی اذان میں ترجیع نہیں۔ یعنی کلمہ شہادت چار مرتبہ نہیں۔ اذان کے مسائل ان جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لیں گے۔ ان سب حضرات کو ایک نوجوان صحابی رضی اللہ عنہ کے عمل پر چھوڑا نہیں جا سکتا۔

☆ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا ہمیں اصل واقعہ دیکھنا پڑے گا۔ واقعہ یوں ہے کہ غزوہ حنین سے واپسی کے موقعہ پر راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذن اذان دینے لگے تو کافروں کے بچے اکٹھے ہو کر تمسخر کے طور پر بلند آواز میں اذان کے کلمات دہراتے تھے۔ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: انہیں لے آو چنانچہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے اونچی آواز والا کون تھا؟ سب نے میری طرف اشارہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو تو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا۔ مجھے حکم دیا کہ اٹھ اذان کہہ اس وقت میرے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نفرت تھی۔ میں کھڑا ہو گیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بتاتے رہے اور میں اذان کہتا رہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کچھ عطیہ دیا۔ میرے سر، چہرے اور سینہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی۔ پھر تو میری نفرت جاتی رہی اور میرے دل میں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سرایت کر گئی۔ میں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے مکہ شریف میں مؤذن مقرر کر دیجئے۔ چنانچہ آپ نے مجھے مکہ کا مؤذن مقرر فرما دیا۔

☆ بعض علماء نے لکھا ہے چونکہ یاد کرانا تھا شاید اسی لئے ۴۔ ۴ مرتبہ دہرائے گئے ہوں۔ دیکھو حضرت امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں۔ فرماتے ہیں کہ چونکہ مکہ کافروں اور مشرکوں کا گڑھ تھا اس لئے ان مکہ والوں کو توحید پر پکا کرانا مقصود تھا۔ اسلئے عارضی طور پر یہ کلمات ۴۔ ۴ مرتبہ فرمائے گئے۔ اب یہ بتاؤ کہ اس قول کی طرف صرف ایک نوجوان صحابی رضی اللہ عنہ ہیں اور دوسری طرف ۳۔ ۴ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ یقیناً ان معمر اور بزرگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بات مانی جائے گی۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بغیر ترجیع کے عمل کیا ہے۔

تیسرا مسئلہ:

آمین بالجھر: حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ محدث ہیں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر ہیں۔ حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا قَالَ اٰمِيْنَ لَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ۔ حضرت ابی شعبہ نے اوپر والی حدیث میں صرف یہ الفاظ نقل فرمائے ہیں۔ واخفض بها صوته۔ کہ آمین میں آواز کو پست فرماتے تھے۔ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے خود فرمایا کہ تمام ایمانداروں کی احادیث میں یہ بادشاہ ہے۔

☆ دیکھو کہ شروع شروع میں دیہاتی لوگ آتے تھے تو انہیں پتہ نہیں ہوتا تھا کہ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد کیا کہا جائے؟ شاید اسی لئے شروع میں آمین بالجہر فرمایا گیا ہو اور بعد یہ عمل منسوخ کر دیا گیا تھا۔

☆ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جو توجیہ نکالی ہے وہ درست ہے۔ دیکھو (آمین) یہ دعا کی قبولیت کیلئے ہے۔ تو دعا کا مسئلہ قرآن سے پوچھتے ہیں۔ قرآن فرماتا ہے اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً (الاعراف: 55)۔ کہ اپنے رب تعالیٰ کو عاجزی اور پست آواز سے پکارو۔ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً اِذَا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (یعنی تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء کیلئے) وسَكْتَةً اِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ (یعنی آمین کہنے کیلئے دوسرا سکتہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث پاک ہے بخاری و مسلم شریفین میں اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ۔

یہ فقولو آمین: اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ آمین بالجہر نہیں اگر جہری صورت ہوتی تو پھر فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ کہنے کی ضرورت نہ تھی آدمی آمین کو سن کر خود بخود آمین کہتا۔

☆ حضرت امام ابن جریر یہ شافعی ہیں۔ اختلاف العلماء میں لکھتے ہیں۔ وَاَكْثَرُ الصَّحَابَةِ اِلَى الْاِخْفَاءِ فرمایا کہ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اخفاء کے قائل تھے۔ نواب صدیق حسن خان اہلحدیث تھے مصنف تھے اللہ ان کو بخشے۔ ایک مرتبہ وہ مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے ایک آدمی نے بہت زور سے آمین کہی اسے یہ لالچ تھی کہ یہ نواب ہیں خوش ہو کر کچھ انعام دیں گے۔ تو نماز سے فارغ ہو کر نواب صاحب نے کہا کہ میاں زور سے یعنی اونچی آواز میں تو کہنے کو حدیث آئی ہے مگر تم نے تو بانگ دیدی۔ تو نواب صاحب نے فرمایا کہ آئندہ ایسی حرکات سے مساجد کو پاک رکھو۔ دیکھو آمین بالجہر بھی ہے اور آمین بالسر بھی ہے مگر آمین بالشر نہیں۔ اس لیے آج کل ذاتی تعصب ہے دین کے تفقہ پر جھگڑا نہیں تم نے دنیاوی لالچ میں بہت اونچی آواز میں آمین کہی ہے۔

چوتھا مسئلہ:

رفع یدین: حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صرف تکبیر اولیٰ میں ہاتھ اٹھانا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کون ہیں؟ یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مسجد نبوی کے مدرس ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان حضرات سے نماز سیکھی جنہوں نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سیکھی تھی۔ تو ان امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رفع یدین ایک مرتبہ ہے تکبیر اولیٰ میں۔

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی رفع یدین والی حدیثیں ہیں۔ یہ نوجوان راوی ہیں۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو رفع یدین کے قائل ہیں انہوں نے صرف ان دو کی روایت نقل کی ہے۔ ان دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کم صحبت پائی ہے۔ پھر بھی ان کی روایت پر آگے وضاحت کروں گا۔

☆ اب ان نوجوان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقابلہ میں بزرگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھنا ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وضاحت سے قرآن پڑھنا ہو وہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پڑھے۔ الفاظ ہیں۔ مَنْ اَرَادَاَنْ یَقْرَاءَ الْقُرْآنَ تَصْرِیْحاً فَلْیَقْرَاءَ مِنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔ تو اب اس جلیل القدر معمر صحابی سے پوچھتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں اَلَا اُصَلِّیْ لَکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّۃً وَّاحِدَۃً عِنْدَ تَکْبِیْرِ الْاِفْتِتَاحِ۔ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف تکبیر تحریمہ میں ہاتھ مبارک اٹھاتے تھے۔ اب اہلحدیث کا کیا معنی؟ کہ معمر صحابی رضی اللہ عنہ کو اڑا دو! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کیا صحابہ میں سے نہیں۔ بارگاہ نبوی کے حاضر باش، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم خاص اور سنت کی سختی سے پابندی کرنے والے ہیں تو ظاہر ہے کہ ان کی روایت راجح اور زیادہ وزن دار ہوگی۔ حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کان رسول اللہ اذا کبر لافتتاح الصلوۃ رفع یدیہ ثم لایعود۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ مبارک اٹھاتے تھے۔ پھر اس عمل کو نہیں لوٹاتے تھے۔

☆ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں عشرہ مبشرہ دین کا مکھن ہیں۔ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ عشرہ مبشرہ رفع یدین نہیں کرتے ہیں۔ یہ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں لکھا ہے۔

☆ اب میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل کیا تھا؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت تو کی کہ رفع یدین فرماتے تھے۔ مگر حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ یہ حضرت مجاہد تابعی ہیں یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں، فرماتے ہیں۔ صَحِبْتُ اِبْنَ عُمَرَ عَشْرَ سِنِیْنَ لَمْ اَرَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلَّا فِیْ تَکْبِیْرِ الْاِفْتِتَاحِ۔ کہ میں دس سال حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا تو میں نے نہیں دیکھا کہ وہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوں۔ اب سوال یہ ہے کہ روایت تو کی رفع یدین کی اور فعل و عمل نہیں۔ تو معلوم ہوگیا کہ بعد میں رفع یدین کو ترک کر دیا گیا تھا۔ اب مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے بارے میں عرض کرتا ہوں۔

☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ مدینہ شریف کے رہنے والے نہیں تھے بلکہ باہر سے آئے تھے چند روز علم سیکھنے کیلئے مدینہ شریف آئے تھے۔ تو ممکن ہے کہ جب یہ تشریف لائے تھے علم دین سیکھنے کیلئے تو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع یدین فرماتے ہوں اور بعد میں ترک کر دیا ہو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

☆ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے نماز تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھی اور تابعی رحمۃ اللہ علیہ نے صحابی رضی اللہ عنہ سے اور صحابی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھی۔تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رفع یدین نہیں۔تو دیکھنا یہ ہے کہ آپ کا آخری عمل مبارک کیا ہے؟ وہ عمل بلا رفع یدین ہے۔رکوع سے جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت اسی طرح سجدہ میں جاتے وقت اور سجدہ سے اٹھتے وقت رفع یدین حدیث پاک سے ثابت ہے،تو اس وقت یہ اہلحدیث حضرات رفع یدین کیوں نہیں کرتے۔اگر رفع یدین کرنی ہے تو پھر ان مواقع میں بھی کرو۔

فاتحہ خلف امام:

باقی یہ مسئلہ رہ گیا کہ مقتدی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھے یا نہ پڑھے؟ امام اور منفرد نمازی میں تو کوئی اختلاف نہیں۔اختلاف اس بات میں ہے کہ مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھے یا نہ پڑھے۔تو ابوداؤد اور ترمذی شریفین میں منقول ہے۔قَالَ سُفْیَانُ هٰذَالِمَنْ صَلّٰی وَحْدَهٗ۔یعنی حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ پڑھنا یہ منفرد کیلئے ہے۔حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جو دس لاکھ حدیث پاک کے حافظ ہیں۔وہ فرماتے ہیں هٰذَالِمَنْ صَلّٰی وَحْدَهٗ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مؤطا امام محمد میں ذکر ہے۔مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَأَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَأَةٌ فرمایا کہ امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہوگی۔اس سے معلوم ہوا کہ امام کیلئے تو سورۃ فاتحہ ضروری ہے۔مگر مقتدی کیلئے ضروری نہیں۔طحاوی شریف میں ذکر ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَأَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَأَةٌ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو اس کیلئے امام کی قرأت ہی کافی ہے۔دارقطنی۔طحاوی وغیرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے۔مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَخْطَأَ الْفِطْرَةَ فرمایا کہ جس نے امام کے پیچھے پڑھا اس نے سنت کی خلاف ورزی اور تخالف کیا کنز العمال وغیرہ میں عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ عَلِیًّا قَالَ مَنْ قَرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے امام کے پیچھے قرأت کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔ایسا ہی مؤطا شریف میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔طحاوی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ درج ہے۔اَنَّ نَاسًا یَقْرَأُوْنَ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَوْ كَانَ لِیْ سَبِیْلٌ لَقَلَعْتُ اَلْسِنَتَهُمْ۔فرمایا کہ کچھ لوگ عصر اور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ظہر کی نماز میں (امام کے پیچھے) قرأت کرتے ہیں اگر میرا بس چلے تو میں ان کی زبانیں (گدی) سے کھینچ لوں۔

موطا امام محمد رحمہ اللہ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فتویٰ:

لَيتَ فِيْ فَمِ الَّذِيْ يَقرَأُ خَلفَ الإمَامِ حَجَراً۔ کہ امام کے پیچھے پڑھنے والوں کے منہ میں پتھر پڑیں اَخبَرَنِيْ مُوسى بنِ عُقبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ وَاَبَابَكرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ، وَعُثمَانَ رضی اللہ عنہ كَانُوا يَنهَوْنَ عَنِ القِرَأَةِ خَلفَ الإمَامِ روح المعانی میں ہےقَالَ الشَّعبِيْ اَدرَكتُ سَبعِينَ بَدرِيًا كُلُّهُمْ يَمنَعُوْنَ المُقتَدِيْ عَنِ القِرَأَةِ خَلفَ الإمَامِ۔

یہ حضرت شعبی رحمہ اللہ تابعی ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے ستر بدریین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا وہ سب امام کے پیچھے قرأت کرنے کو منع فرماتے تھے۔

❀❀❀

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

درس نمبر ۳

”مجتہد کے لئے شرائط“

(۵، دسمبر۔ جمعۃ الوداع رمضان شریف)

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَ اِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ۝ وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَ لَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۫ وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرۃ)

خشوع کے سلسلے میں بات چل رہی تھی۔ جس میں یہ بیان تھا کہ اللہ تعالیٰ، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرات ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ جو دین کے مجتہد گزرے ہیں ان سب سے ادب سے پیش آنا ہے۔ ادب اور بے ادبی اس کا نام نہیں کہ آدمی کسی کو مانے تو ادب اور اگر کسی کا انکار کرے تو وہ بے ادبی ہے مثلاً آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانے تو ادب اور اگر انکار کرے تو بے ادبی۔ نہیں! کبھی ماننے کے باوجود بھی بے ادبی ہوجاتی ہے۔ غلطی ہوجاتی ہے۔ کیا یہ حدیث پاک نہیں؟ اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ۔ (ہم جیسے علما مراد نہیں) تو جو پیغمبر کا وارث ہو اس کی بے ادبی کرو گے تو پیغمبر کی بے ادبی ہوگی۔

☆ بنی تمیم کا وفد بے وقت آیا۔ آ کر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز دی۔ اخرج الینا یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بلانے کا یہ طریقہ اختیار کیا۔ اللہ رب العزت کو ناگوار گزرا۔ وحی نازل ہوئی۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (الحجرات: ۲)۔ ”اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز سے اونچا نہ کرو۔ ان کے ساتھ اس طرح اونچی آواز سے بات نہ کرو۔ جس طرح تم ایک دوسرے سے بات کرتے ہو۔ (اگر یہ غلطی کی) تو تمہارے اعمال حبط ہوجائیں گے اور تمہیں (اعمال کے ضائع ہونے کا) پتہ بھی نہیں ہوگا۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ کبھی ایمان ہونے کے باوجود بھی بے ادبی ہوجاتی ہے۔ میاں! اللہ بے ادبی سے بچائے خاص کر ائمہ مجتہدین کرام رحمہم اللہ کی بے ادبی سے، جن کے خیمے ہزاروں سال پہلے جنت میں گڑ چکے ہیں۔ آج ہم جو علم کا معنی بھی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نہیں جانتے ان حضرات کے علم پر اعتراض کرتے ہیں جنہوں نے لاکھوں مسائل قرآن وحدیث سے مستنبط کئے ہیں۔

☆ تو اجتہاد کسے کہتے ہیں۔قرآن وحدیث حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال اور عقل کی روشنی میں اجتہاد کی کیا ضرورت ہے؟ تو سنئے۔اجتہاد باب افتعال کا مصدر ہے اس کا لغوی معنی ہے پوری پوری کوشش کرنا اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ ایک مسئلہ قرآن وحدیث سے نکالنے کیلئے اپنی پوری قوت کو صرف کرنا۔تو اس کیلئے ضروری ہے کہ مسئلہ نکالنے کی استعداد بھی ہو۔

❶ مجتہد بننے کے لیے شرائط:

احکام نکالنے کے دو بنیادی سرچشمے ہیں۔قرآن وحدیث اور تیسری اجماع امت ہے۔اور اجماع کیلئے بھی دلیل کی ضرورت ہے۔اور وہ دلیل بھی قرآن وحدیث سے نکلی ہوئی ہوگی۔اور یہ قرآن وحدیث عربی زبان میں ہیں۔تو مجتہد کیلئے سب سے پہلے علم العربیہ پر عبور ہونا ضروری ہے۔ایک تو عربی الفاظ کے معانی جانتا ہو اور ان کے مطالب بھی جانتا ہو۔

❷ علم الصرف:

سے بخوبی واقف ہو۔کیونکہ الفاظ میں تبدیلی ہوتی ہے اسلئے علم الصرف سے واقفیت ہو۔

❸ علم النحو:

جانتا ہو،اس علم سے قواعد بنتے ہیں۔الفاظ کو ایک دوسرے سے جوڑنے کی کیفیت کو سمجھتا ہو۔

❹ علم البلاغہ:

کہ قرآنی نکات کو پہچانتا ہو۔موقعہ محل کے مطابق کلام کا مفہوم سمجھتا ہو۔دیکھو یہ نہ کہنا کہ یہ علوم تو اس وقت نہ تھے اسلئے یہ تو بدعت ہیں۔یہ وہ کھوپڑی کہے گی جو بدعت کو جانتی نہ ہوگی۔یہ بولی یعنی زبان کے قواعد ہیں۔اس وقت یہ کتابی شکل میں نہ تھے اور عربوں کو ان کی ضرورت بھی نہ تھی۔جب غیر عرب اسلام میں داخل ہوئے تو پھر عربی زبان کے قواعد کو کتابی شکل میں مدون کیا گیا۔صرف نحو بلاغت وغیرہ کے علوم وجود میں آئے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد نے کسی غیر عرب سے ایک آیت سنی جس کا غلط اعراب کی وجہ سے معنی کچھ اور بن گیا۔تو پھر انہوں نے قواعد تحریر کئے۔ تو مجتہد کیلئے زبان کے علم سے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

واقف ہونا ضروری ہے۔وہ آیت یہ ہے۔ اَنَّ اللّٰہَ بَرِیۡٓءٌ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ۙ وَ رَسُوۡلُہٗ رسولہ۔
کے لام پر پیش کی بجائے اس نے زیر پڑھی تو معنی غلط ہوگیا۔معنی یہ ہوا کہ ''اللہ بے زار ہے مشرکوں سے اور اپنے رسول سے'' حالانکہ دراصل آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول کافروں سے بے زار ہے۔تو اعراب کی غلطی سے معنی غلط ہوگئے اس وجہ سے عربی قواعد کو کتابی شکل دینے کی ضرورت پڑی۔تو علم الالسنہ یعنی زبان کے قواعد کا جاننا ضروری ہے۔

❺ علم بالسنۃ:

سنت یعنی احادیث پاک کا علم ہو۔کیونکہ جب قرآن کی تشریح کریں گے تو حدیث کا علم ہونا ضروری ہے۔ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیۡہِمۡ تاکہ لوگوں کو قرآن بیان کرے۔(تشریح کرے) تو قرآن کی تشریح کیلئے حدیث پر عبور رکھنا ضروری ہے۔

❻ علم باقوال الصحابہ والتابعین رحمہم اللہ وتبع التابعین رحمہم اللہ:

کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضرات تابعین کرام رحمہم اللہ اور حضرات تبع تابعین کرام رحمہم اللہ کے اقوال زریں کا علم ہونا بھی مجتہد کیلئے ضروری ہے۔ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ ہستیاں ہیں کہ ان کی گرد کو بھی مشائخ کرام رحمہم اللہ نہیں پہنچ سکتے۔رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ (آیت کریمہ) یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے ہے کسی مولوی کیلئے نہیں اتری۔خَیۡرُ الۡقُرُوۡنِ قَرۡنِیۡ ثُمَّ الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَھُمۡ ثُمَّ الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَھُمۡ۔فرمایا کہ سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اس سے متصل پھر اس سے متصل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیامت کی علامت کے بارے میں ارشاد گرامی ہے کہ لوگ اپنے سے پہلے گزرے ہوئے نیک لوگوں پر لعنت ڈالیں گے۔یہ آجکل ہو رہا ہے۔

❼ علم آثار الصحابہ رضی اللہ عنہم:

یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستے پر چلنا۔حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مشعل راہ بنانا۔قرآن میں ہے وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ۔اور جو رسول کی مخالفت کرے۔مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الۡھُدٰی۔ اس کے بعد کہ اسے ہدایت بیان کردی گئی۔وَ یَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اور مومنین سے علیحدہ راستہ اختیار کرے۔(اس وقت مومن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے) نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی۔ہم ایسے شخص کو اس کام کی طرف لگائیں گے جس کو اس نے پسند کیا ہے (یعنی بے دینی پر) وَنُصۡلِہٖ جَھَنَّمَ ؕ وَ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سَآءَتۡ مَصِیۡرًا۝ (النساء:115)۔اور اس کو جہنم میں دھکیلیں گے جو بُرا ٹھکانا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ دین حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستے سے ہوکر آیا ہے۔تو جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے علیحدہ راستہ اختیار کرے گا وہ دین کے راستے سے ہٹ گیا۔تو یہ ہے علم الاثار۔میاں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا احترام لازمی ہے۔ورنہ یہ دین دین نہیں رہتا کیونکہ ہم تک دین حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے پہنچا ہے۔

❽ علم بمذاہب العلماء:

کہ مجتہد کو ائمہ کرام رحمہم اللہ کے مذاہب کا عالم ہونا ضروری ہے۔وجہ یہ ہے کہ قرآن وحدیث کو اترے ۱۴ سو برس گزرے ہیں آج کل نہیں اترے۔تو علماء کرام نے عمریں صرف کرڈالیں اور مشکل ترین وقت گزارا۔اور ان علماء کرام کا تقویٰ ہم سے بدرجہا زیادہ تھا۔تو قرآن کا علم بھی ہو کہ اس پر چاروں ائمہ کرام رحمہم اللہ متحد ہیں۔مگر آج کا مولوی ان حضرات پر طرح طرح کی باتیں کررہا ہے حالانکہ ان بزرگوں کے مقابلے میں ان کا تقویٰ صفر ہے۔

❾ علم الروُاۃ:

کہ مجتہد کو راویوں کے علم سے واقفیت ہو کہ آیا ان راویوں کا زمانہ ایک ہے کہ نہیں۔ان کی آپس میں ملاقات ہوئی ہے کہ نہیں۔کون سا راوی معتبر ہے،کون سا نہیں۔

❿ تقویٰ:

کہ مجتہد صاحبِ تقویٰ ہو۔تقویٰ سے مراد ہے کہ مکمل طور پر تقدس ہو۔خود اپنی زبان سے تقدس کو مانا ہو۔دنیا میں دو تہائی مسلمان حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے مقلد ہیں۔تو جو مقلد ہیں کیا وہ حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کو متقی نہیں مانتے؟ تو اس وقت ساٹھ کروڑ مسلمان حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے مقلد ہیں اور باقی تیس کروڑ میں تمام مذاہب ہیں۔

⓫ نورِ فقاہت:

یہ خدا تعالیٰ کی بخشش ہے۔دیکھو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب کے سب عالم تھے مگر فقیہہ بننا قدرتی بات ہے۔یہ چیز سب میں نہیں تھی۔قرآن تو ان کی مادری زبان تھی۔مگر مشورہ کی صورت میں چند ایک پر اکتفاء کیا جاتا تھا۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سب سے بڑے حافظ الحدیث

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تھے مگر انہیں مشورہ میں نہیں بلایا جاتا تھا۔ وجہ یہ ہے کہ پچھلے تمام مذکور علوم ان میں تھے مگر نور فقاہت۔ کیونکہ یہ خداداد چیز ہے۔ مثلاً علم النحو کی ضرورت آ پڑے تو مجتہد کو کتاب نہ اٹھانی پڑے بلکہ علم النحو ذہن میں موجود ہو۔ لازم ذات ہو کتاب کی ضرورت نہ پڑے تو علماء کرام لکھتے ہیں کہ جس عالم میں یہ شرائط پائی جائیں۔ ایسے شخص کیلئے اجتہاد جائز ہے اس کیلئے مقلد بننا ضروری نہیں۔ اب اس اصول پر ذرا ہم اپنے علم کو تولیں۔ تو ہم صفر ہیں۔ حضرت حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ ساتویں صدی ہجری کے بڑے عالم تھے شاور الفقہاء والعابدین کہتے ہیں کہ وہ بھی مسائل میں مشورہ لیتے تھے۔ پانی کے مسئلہ میں قلتین کی حدیث پر شافعیوں نے کوشش کی کہ رائج ہو مگر حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حدیث چاہے جتنی قوی ہو اگر اس پر مکہ و مدینہ میں عمل نہ ہوا ہو تو دال میں کالا کالا ہے۔ حدیث کا معاملہ بہت نازک ہے۔

جو چار مذاہب ہیں ان کا معنی کیا ہے؟

حنفی مذہب یہ ہے کہ قرآن و حدیث کو اور اجماع کو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے توسط سے سمجھا اور عمل کیا جائے۔ اسی طرح مالکی مذہب اور شافعی اور حنبلی مسلک یہ سب اپنے اپنے امام کے توسط سے ان پر عمل کرتے ہیں۔ اگر ایک دریائے سندھ سے کئی الگ الگ نہریں نکالی جائیں تو نہریں تو الگ الگ ہونگی مگر پانی تو دریائے سندھ کا کہلائے گا۔ اسی طرح حنفی مالکی شافعی اور حنبلی ہوتے ہیں کہ ان چاروں کا اصل سرچشمہ قرآن و حدیث ہیں۔ ان کا یہ معنی نہیں کہ یہ لوگ محمدی نہ رہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دریا سے پانی لیا گیا ہے۔ چار نہریں نکالیں پانی وہی ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ اگر دماغ صاف ہو تو ہدایت ہوگی ورنہ نہیں۔ چاہے جتنی بھی محنت کر لو ان پر اثر نہیں ہوگا۔ اجتہاد قرآن وسنت کی تشریح ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے اتنا علم حاصل کیا کہ اگر اسے دو اونٹوں پر لادو تو وہ نہ اٹھا سکیں یہ تھے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ۔ لیکن آج ہم نے اگر دو معمولی سی کتابیں لکھیں تو بس مجتہد بن گئے۔ حضرت امام بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جو دس لاکھ احادیث مبارکہ کے حافظ تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو یہ مشکل مسائل کیسے حل ہوئے ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب سے حل ہوئے ہیں۔ مِنْ اَیْنَ لَکَ هٰذِهِ الْمَسَائِلُ الدَّقِیْقَةُ۔ فرمایا۔ مِنْ کُتُبِ محمد بن حسن یہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔

اجتہاد کی کیوں ضرورت ہے؟۔ قرآن میں آیا ہے۔ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ فرمایا کہ قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الخ (المائدۃ: 7)۔ فرمایا کہ آج تمہارا دین مکمل کر دیا گیا۔ دیکھو فقہ میں تمام مسئلے تو نہیں۔ کیا ہدایہ کی کتاب میں علم الطب ہے؟ یا اسی طرح علم الطب میں فقہ ہے؟ اب سوال یہ ہے کہ قرآن نے کہا کہ میں تمام مسئلے بیان کرتا ہوں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن نے قواعد اور ضوابط دیئے ہیں ان کے مطابق مسائل حل کرنے پڑیں گے۔ قرآن میں ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ (المائدۃ: 101)۔ فرمایا کہ تم سوالات نہ کیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوال کیا کرتے تھے۔ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ وغیرہ۔ تو سوالات سے منع کر دیا گیا کہ تم سوال نہ کیا کرو۔ اگر سوالات کا راستہ قرآن نے بند نہ کیا ہوتا تو بہت سے مسائل حل ہو جاتے۔ اس میں بھی راز تھا۔ اس فعل سے عادت مٹانی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر چیز کے اصول کتاب و سنت میں ہوئے اور باقی مسائل ائمہ مجتہدین کرام حل کر دیں گے۔

☆ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ یہ پہلی صدی کے مجدد تھے۔ فرماتے ہیں کہ مجھے پسند نہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف نہ ہوتا۔ فرماتے ہیں اگر ایک بات ہوتی تو تنگی ہو جاتی۔ جب ایک ہو تو تب دوسری ہوتی ہے۔ تو ایک بات ہونیکی وجہ سے دوسری بات ہوئی۔ تو جو جس کو پکڑے (جس پر عمل) کرے درست ہے۔ یہی حال علماء کرام کے اختلاف کا ہے۔ تو تمام ائمہ مجتہدین کرام یہ اہل القرآن۔ اہل الحدیث۔ اہل الفقہ اور اہل التصوف بھی ہیں۔ حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ یہ شافعی عالم ہیں لکھتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حدیث کے اساتذہ کرام چار ہزار تھے۔ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک استاد سے ایک سو حدیث بھی پڑھتے تو چار لاکھ حدیثیں بنتی ہیں۔ مگر ان سے روایات کم ہوئی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اس وقت لوگ کاموں میں مشغول ہو گئے۔ مثلاً حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر عبد الملک رحمۃ اللہ علیہ بن مروان سلطنت میں نہ جاتے اور حدیث کا سلسلہ شروع کرتے تو ہمارے درسِ حدیث میں کوئی شخص نہ آتا۔ اب سمجھو کہ مشغولیت کی وجہ سے اتنا بڑا محدث خاموش ہو گیا۔ تو آئمہ مجتہدین کرام قرآن و سنت سے اسلامی قوانین

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مستنبط کرنے میں مشغول ہوگئے تو اس لئے ان سے روایات کم ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ محدث نہ تھے۔

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ دہلوی فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خواب میں فرمایا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اقرب الی السنۃ ہے۔

☆ دوسری بات لکھتے ہیں کہ دل میں خیال آیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تین یاروں سے افضل ہیں۔تو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (حضرت) ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما افضل ہیں۔ ازالۃ الخفاء اس موقع پر لکھی گئی ہے۔

☆ تیسری بات، دل میں یہ خیال آیا کہ میں اتنا بڑا عالم ہوں غیر مقلد ہوجاؤں۔تو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ائمہ اربعہ میں مقلد رہو۔اوران چاروں سے باہر نہ جاؤ۔

☆ چوتھی بات یہ دل میں آئی کہ میرے پاس جو دولت ہے اسے ترک کردوں۔ اسباب معیشت کو چھوڑ دوں تو مجھے اس سے بھی روک دیا گیا۔

☆ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نصف رات عبادت کرتے تھے ایک مرتبہ آپ کہیں سے گذر رہے تھے کہ ایک شخص نے کہہ دیا کہ یہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساری رات عبادت کرتے ہیں۔تو پھر ساری رات عبادت شروع کردی۔ کبرسنی کی وجہ سے کمزوری بڑھ گئی۔تو ایک شخص نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ساری رات عبادت نہ کیا کریں۔فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا ہے کہ یہ ساری رات عبادت کرتا ہے۔تو اس لیے ساری رات عبادت کرتا ہوں تا کہ وہ جھوٹا نہ ہو۔ یہ تھا عبادت کا حال۔کیا ایسی ہستیوں کو برا بھلا کہتے ہو؟ ان حضرات رحمۃ اللہ علیہم نے تو کئی سو سال پہلے اپنے خیمے جنت میں گاڑ لئے ہیں۔

☆ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لوگوں کی پانچ کروڑ رقم امانت موجود تھی۔ وفات کے وقت وصیت فرمائی کہ جب تک یہ امانت مالکان کو واپس نہ ہوجائے اس وقت تک مجھے دفن نہ کرنا۔

☆ ایک مرتبہ بغداد شریف میں بکری چوری ہوگئی اور وہ فروخت ہوگئی تو دس سال تک بغداد شریف کی بکری کا گوشت نہ کھایا۔ یہ تھا تقویٰ۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

☆ بادشاہ منصور نے آپ ﷺ کو قضا کا عہدہ پیش کیا آپ ﷺ نے قبول نہ کیا۔ محض اس لیے انکار کر دیا کہ کہیں غلط فیصلہ نہ ہو جائے۔ منصور ناراض ہو گیا۔ آپ ﷺ کو جیل بھیج دیا۔ روزانہ ایک صد کوڑے لگتے تھے۔ عمر مبارک ۷۰ برس کی تھی۔ یہ تقویٰ کا مقام ہے کہ اس عمر میں کوڑے برداشت کئے مگر قضا کا عہدہ قبول نہ کیا۔ اللہ ایسی ہستیوں کی گستاخی سے بچائے اور ہمارے دلوں میں ان کی محبت پیدا فرمائے۔ آمین۔

❁❁❁

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

درس نمبر ❷

”ائمہ مجتہدین ہی حقیقت میں اہل القرآن وحدیث تھے“

(۷، دسمبر ۱۹۶۹ء۔ اتوار)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَ اِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَ لَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۠ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّ اِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرۃ)

آج کے درس میں یہ بیان کرنا ہے کہ دین اسلام، قرآن وسنت، قیامت تک رہے گی اور تمام اقوام عالم کیلئے ہے۔ دین اسلام کا قانون بدلنے والا نہیں اور نہ ہی بدلنے کا محتاج ہے۔

☆ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ عنہم نے اجتہادی شرائط کے تحت اسلامی قانون بنایا۔ وہ ائمہ کرام رحمہم اللہ قرآن وسنت کی روح کو جانتے تھے اور ان سے مسائل مستنبط کرتے تھے۔ یہ چار حضرات ائمہ کرام رحمہم اللہ ہی حقیقت میں اہل الحدیث واہل القرآن تھے۔

☆ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا (النساء:58)۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم عہدہ کی امانت عہدہ کے لائق کو دو۔ نالائق کو نہ دو۔

مفسرین نے کہا ہے کہ یہ آیت فتح مکہ کے موقع پر نازل ہوئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خانہ کعبہ کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو دی جائے۔ اور قبل زمانہ سے یہی خاندان کنجی بردار تھا بہرحال آیت کے الفاظ عام ہیں اور اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ عہدہ کی امانت عہدہ کے لائق کو دو۔ تو سن لو! حضرات ائمہ مجتہدین کرام رحمہم اللہ ہی قرآن وحدیث کے اہل ہیں۔ یہ حضرات کرام رحمہم اللہ اسلامی قوانین قرآن وسنت سے مستنبط کرنے میں مشغول تھے اسی لئے ان حضرات کرام رحمہم اللہ سے حدیث شریف کی روایت کم ہوئی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ حضرات کرام رحمہم اللہ محدث نہ تھے۔ حدیث کا علم خوب رکھتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ حدیث شریف کی روایتیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہیں اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بہت کم ہیں۔ مگر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ کان

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ابو بکر اعلمنا۔ کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب میں سے بڑے عالم تھے۔ یہ بخاری کے الفاظ ہیں۔ تو نور فقاہت اور حدیث کے حفظ میں بڑا فرق ہے۔ جس طرح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں واضح فرق ہے۔

☆ حضرت احمد بن سہل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ کو یہ مشکل مسائل کہاں سے حل ہوئے۔ آپ نے صاف فرمایا۔ من کتب محمد بن الحسن الشیبانی۔ کہ محمد بن حسن شیبانی کی کتب سے حل ہوئے ہیں۔ یہ حضرت محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور فقہ حنفی کی ابتدائی کتابیں انہی کی تصنیف ہیں۔ تو اگر حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ دس لاکھ احادیث کے حافظ ہو کر بھی فقہ حنفی کے محتاج ہیں تو ہم تو بہت زیادہ محتاج ہیں۔ انہی کے متعلق ہے کہ کل حدیث ما عرفہ احمد لیس بحدیث۔ کہ جسے حضرت امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ حدیث نہ کہیں وہ حدیث نہیں۔

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پیشن گوئی فرمائی تھی کہ مدینہ کے عالم سے بڑھ کر کوئی عالم نہ ملے گا۔ تو علماء امت اس پیشن گوئی کا مصداق حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو قرار دیتے ہیں۔ تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فتح الباری میں ذکر ہے وکان مالک ینظر کتب ابی حنیفۃ لماسنۃ ستۃ عشر حفظت کتب عبداللہ ابن مبارک و کیع بن الجراح کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں دیکھا کرتے تھے۔ فرمایا، جب میں سولہ سال کی عمر کو پہنچا تو میں عبداللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح رحمہما اللہ کی کتابیں یاد کر چکا تھا۔ یہ دونوں حضرات کرام حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ پہلے زمانے میں حدیث دان سے نہیں بلکہ فقہ دان سے مسئلہ پوچھا جاتا تھا۔ محدثین کرام رحمہم اللہ نے احادیث کا ذخیرہ جمع کیا اور فقیہ حضرات رحمہم اللہ نے ان سے مسائل مستنبط کئے۔

☆ حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اعمش جو اکثر محدثین کرام کے استاد ہیں، حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بھی استاد ہیں۔ ان سے ایک مسئلہ پوچھا گیا تو انہیں نہ آیا۔ تو فرمایا۔ اَنْتُمُ الْاَطِبَّآءُ وَ نَحْنُ الصَّیَادِلَۃُ۔ کہ تم حضرات طبیب ہو اور ہم پنساری ہیں۔ یعنی آپ نے فرمایا کہ فقہاء کرام طبیب ہیں۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اَلْفُقَهَآءُ هُمْ اَعْلَمُ بِمَعَانِي الْحَدِيْثِ۔ یعنی فقہاء کرام

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث کے معانی کو بہتر سمجھتے ہیں۔

☆ ان فقہاء کرام کا تو کافر بھی اقرار کرتے تھے۔ مدراس میں پرسنل لاء کا فیصلہ فقہ کے خلاف ہوا۔ تو اسکی اپیل لندن میں پریوی کونسل میں دائر کی گئی۔ جس میں کہا گیا کہ فیصلہ ہدایہ کے مطابق کیا جائے۔ تو انہوں نے صاحب ہدایہ کے فتویٰ کو برقرار رکھا اور ہائی کورٹ مدراس کے فیصلے کو توڑا یعنی کالعدم قرار دیا۔

☆ حضرت مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ یہ اہلحدیث (غیر مقلد) تھے۔ حضرت مولانا داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد تھے۔ فرماتے تھے کہ اگر تم سے کوئی مسئلہ پوچھے تو فتویٰ مت دو تاہم دیکھو کہ حضرات چار ائمہ میں سے کوئی اس پر متفق ہے کہ نہیں۔

☆ حضرت مولانا عبداللہ مرحوم (غیر مقلد) نے اپنے فرزندوں کو فرمایا کہ جو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی توہین کرے گا وہ مرتد ہو کر مرے گا۔ اور اس کے اختتام پر واقعہ ملاحظہ ہوا۔

❶ قرآن، ❷ سنت، ❸ آثارے صحابہ کرام، ❹ عقل ودرایت۔

کیا ان چار مذکورہ بالا کی روشنی میں ہم فقہ کے محتاج ہیں کہ نہیں؟ حضرت علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے مجتہدین کرام کی شرط لکھی ہے کہ اہل القرآن واہل الحدیث ھم الفقہاء: فرمایا کہ اہل قرآن اور اہل حدیث یہ سب فقہاء ہیں۔ یہ حضرت علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ حنبلی ہیں۔ دیکھو قرآن صرف اصول دیتا ہے۔ تفصیل نہیں کرتا۔ مثلاً:

☆ آیت (۱) فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ (۲) صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ فرمایا کہ اگر تم نہیں جانتے مسئلے کو تو قرآن والوں سے پوچھو (۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (النساء:59)۔ اے ایمان والو! ''اللہ اور اس کے رسول اللہ اور جو تم میں سے اولی الامر ہو کی اطاعت کرو اگر اختلاف ہو کسی چیز میں تو اللہ اور رسول اللہ کی طرف اسے لوٹا دو۔''

❶ اولی الامر منکم: کے بارے میں تو دو جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کھهم العلماء المجتهدون۔ کہ اولی الامر سے مجتہد مراد ہیں کہ مجتہد سے پوچھو۔ تو یہ پوچھنا تقلید ہوتی ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(۲) دوسرا قول ہے کہ اولی الامر سے مراد امراء ہیں یعنی حاکمانِ وقت۔ یعنی مسلمانوں کے حاکم۔ دونوں میں تضاد نہیں۔ دونوں مراد ہیں۔ حاکمانِ وقت امراء بھی اسلام کے مطابق حکم دیں گے۔ تو حاکمِ وقت علماء کرام سے لیں گے اور پھر اسے رائج کریں گے۔ تو بتلانا علماء کا اور چلانا امراء وقت کا کام، وھذا القول لاکثر الصحابة والتابعين وتبع التابعين اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ حضرات کا یہی قول ہے کہ اولی الامر سے علماء کرام مراد ہیں۔ تو فرماتے ہیں کہ جو مسئلہ قرآن سے ملے تو قرآن کی اطاعت کرو۔ اور جو حدیث میں ہے تو حدیث کی اطاعت کرو۔ ورنہ فقہ میں دیکھو۔

قیاس:

قیاس مظہر ہے مثبت نہیں۔ اَلْقِیَاسُ مُظْهِرٌ لَا مُثْبِتٌ۔ (قیاس شرعی حکم کو ظاہر کر دیتا ہے ایجاد نہیں کرتا) فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔ فرمایا کہ اگر جھگڑا ہو تو اللہ و رسول کی طرف لوٹا دو۔ اب ظاہر بات ہے کہ جھگڑا اللہ و رسول سے تو ہو نہیں سکتا بلکہ اولی الامر سے ہوگا۔ تو اگر علماء کرام یعنی مجتہدین کرام کا کسی بات پر اتفاق ہو گیا اس کا حکم فرما دیں تو معلوم ہو گیا کہ بات درست ہے پھر چوں و چرا کی ضرورت نہیں اور اگر تنازع ہو تو قرآن و حدیث سے ملتا جلتا حکم ملتا ہے۔ تو مجتہد نے اس پر قیاس کر کے حکم نکالا ہو تو اس کو مان لو ورنہ اس کو رد کر دو۔ دیکھو ہر فرع اپنے اصل کی طرف لوٹتی ہے۔ تو اقوال المجتہدین قرآن و سنت کی طرف لوٹائیں گے اگر قیاس ہوتا ہو تو مانو! ورنہ نہیں۔ دیکھو اگر تم نے فقہ کو نہ مانا تو یہ اسلام پھر عالمگیر مذہب نہ رہے گا تم ادھر اُدھر بھٹکتے پھرو گے۔ حضرت امام ابن تیمیہ اور حضرت امام ابن قیم رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اجماع اور قیاس درست ہیں۔ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَ (التوبۃ:122)۔ ایسا کیوں نہیں کیا کہ ہر گروہ میں سے چند آدمی نکل کھڑے ہوتے تا کہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈرائیں۔ یہ قرآن کی آیت ہے جو عرب کی مادری زبان ہے مگر حکم ہو رہا ہے کہ گھر چھوڑ کر دین حاصل کرو اور واپس لوٹ کر لوگوں کو صحیح سکھاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ تفقہ ایک اور چیز ہے۔ ورنہ عرب قرآن کے معانی جانتے تھے کیونکہ عربی تو ان کی اپنی زبان تھی۔ وَ إِذَا جَآءَهُمْ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ (النساء:83)۔ جب ان کے پاس امن یا خطرے کی کوئی اطلاع آتی ہے تو اسے اڑا دیتے ہیں حالانکہ اگر اسے پیغمبر اور اپنے میں سے علم والوں کی طرف لوٹا دیتے تو ان میں سے جو لوگ معاملہ فہمی کی طاقت رکھتے ہیں وہ حقیقت کو معلوم کر لیتے۔ من تبعیض کیلئے ہے فرمایا کہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض لوگ جو تفقہ رکھتے ہیں ان سے معلوم کیا جائے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ قرآن کی اہلیت سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تھی مگر استنباط کی اہلیت کسی کسی میں تھی۔ تو حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے قیاس اور اجتہاد کیلئے اس آیت کو بھی دلیل ٹھہرایا ہے۔

☆ بخاری شریف میں ہے مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ جس شخص کیلئے بھلائی چاہتے ہیں اسے دین میں تفقہ عطا فرماتے ہیں۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ سرسری حدیث شریف جاننے سے فقاہت اور چیز ہے۔ ورنہ یعطیہ علم الحدیث۔ فرماتے، نہیں۔ بلکہ فرمایا۔ یُفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ۔ دیکھو انسان محدث ہونے کے بغیر فقیہ نہیں بن سکتا۔

☆ اب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال مبارک بیان کرتا ہوں۔

❶ عن عبداللہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان الفضل بن عباس ردیف رسول اللہ فجائتہ امراۃ من خثعم تستفتیہ (فجعل الفضل ینظر الیھا و تنظر الیہ فجعل رسول اللہ یصرف وجہ الفضل الی الشق الاخر) فقالت یارسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی العباد فی الحج ادرکت ابی شیخا کبیر ألا یستطیع ان یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم۔ (مؤطا امام مالک)۔

❷ عن ابن عباس قال ان امراۃ من خثعم قالت یارسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ فی الحج ادرکت ابی شیخا کبیر ألا یثبت؟ علی الراحلۃ افاحج عنہ؟، قال نعم۔ (مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت رسول اللہ کے سامنے آئی اور کہا: حج کے بارے میں بندوں پر اللہ تعالیٰ کا جو فرض عائد ہوتا ہے، وہ میرے بوڑھے باپ کو پیش آ گیا ہے جب کہ وہ سواری پر جم کے نہیں بیٹھ سکتا تو کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کر دوں؟ فرمایا۔ ہاں!

❸ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال اتی رجل النبی فقال ان اختی نذرت ان تحج و انھا ماتت فقال

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

النبی لو کان علیها دین اکنت قاضیه؟ قال نعم قال فاقض دین الله فهو احق بالقضاء متفق علیه (مشکوٰۃ)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا: ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میری بہن نے حج کی منت مانی تھی اور وہ اسے پورا کئے بغیر فوت ہوگئی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتا؟ کہاں جی۔ فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کر، وہ زیادہ ادا کرنے کے لائق ہے۔ یہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیاس فرمایا ہے۔ کہ جس طرح اولاد کو والدین کا قرضہ ادا کرنا ضروری ہے۔ تو اسی طرح ان کی طرف سے حج کی ادائیگی بھی قرض ہے۔

❷ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ خندق سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا کہ یہود بنی قریظہ نے اپنا عہد توڑا ہے آپ ان کے ساتھ جہاد کریں۔ (یہ ظہر اور عصر کے درمیان کا وقت تھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے۔ بنی قریظہ میں پہنچ کر پڑھیں گے۔ مگر جب راستے میں عصر کا وقت ہوا تو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نماز پڑھی۔ اور بعض نے نہ پڑھی۔ جن حضرات رضی اللہ عنہم نے نہ پڑھی انہوں نے ظاہر حدیث پر عمل کیا۔ ان میں بعض فقیہ حضرات تھے انہوں نے منشاء سنت کو مدنظر رکھا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم اس لئے فرمایا کہ بنی قریظہ میں جلد پہنچیں۔ تو نماز پڑھ کر جلدی جلدی چلیں گے اور وقت پر پہنچ جائیں گے۔ فَلَمْ یُعَنِّفْ اَحَداً۔ آپ نے کسی کو ملامت نہ کی۔ یعنی جنہوں نے راستے میں نماز پڑھ لی انہیں بھی ملامت نہ کی اور جنہوں نے قریظہ پہنچ کر ادا کی، انہیں بھی ملامت نہ کیا۔ یہ ہے فقہ کہ منشاء سنت کو معلوم کرنا۔ حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی، حضرت علی، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم وغیرہ۔ یہ فقیہ حضرات تھے انہیں خدا تعالیٰ نے نور فقاہت عطا فرمایا تھا۔

☆ حضرت امام ابن حزم رحمہ اللہ بہت بڑے عالم تھے شاید امت میں ان سے بڑا عالم ہو۔ مگر مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ نے اپنے فرزندوں کو کہا کہ امام ابن حزم کی کتاب نہ پڑھنا اس لیے کہ وہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے گستاخ ہیں یہ مولانا عبداللہ غیر مقلد تھے مگر ائمہ دین اور فقہاء کا بڑا ادب کرتے تھے۔ ابن حزم کے بارے میں مشہور ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

☆قلم ابن حزم وسیف الحجاج الثقفی۔ ابن حزم کا قلم اور حجاج کی تلوار دونوں بھائی ہیں۔ اسی ابن حزم کا قول ہے۔اِتَّفَقَ الْحَنَفِيَّةُ عَلٰى اَنَّ الْحَدِيْثَ يُعْمَلُ بِهٖ وَلَوْ كَانَ ضَعِيْفاً۔ بشرطیکہ اس کے مخالف قرآن کی آیت یا کوئی دوسری حدیث یا اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم نہ ہو ضعیف حدیث پر بھی عمل کیا جائے گا۔ اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔

☆نماز میں اگر ہنسی آجائے تو فرمایا گیا ہے کہ نماز ٹوٹ گئی اور وضو بھی دوبارہ کرو۔ یہ ضعیف حدیث ہے۔ یہ ہنسی کوئی نواقض وضو میں سے نہیں۔ نماز تو بے ادبی سے ٹوٹ جاتی ہے مگر وضو کا کیا۔ مگر حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کے حدیث پر عمل فرمایا یہ کہہ کر کہ میں قیاس کو ترک کر کے حدیث پر عمل کرتا ہوں۔

☆حضرات چار یار صحابہ رضی اللہ عنہم نے آثار بیان کرتا ہوں کیونکہ رسول اللہ کا فرمان ہے۔

❶ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ

ترجمہ: تم میرے بعد میرے طریقہ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقہ کو لازم پکڑنا۔

❷ ایک اور فرمان ہے۔ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ اَبَابَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ۔ "میرے بعد ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرنا۔

❸ ابوداؤد، ترمذی اور دارمی میں حدیث ہے۔ عن معاذ بن جبل ان رسول الله لما بعثه الى اليمن قال كيف تقضى اذا عرض لك قضاء قال اقضى بكتاب الله، قال فان لم تجد فى كتاب الله، قال فبسنة رسول الله، قال فان لم تجد فى سنة رسول الله، قال اجتهد رأى ولا الو جهدى، قال فضرب رسول الله على صدره وقال الحمد لله الذى وفق رسول رسول الله لما يرضى به رسول الله۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ نے انہیں یمن کی طرف روانہ فرمایا تو پوچھا: جب تمہارے سامنے کوئی معاملہ پیش ہوگا تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ کہا: اللہ کی کتاب کے موافق۔ فرمایا: اگر اللہ کی کتاب میں تمہیں نہ ملے تو؟ کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق۔ فرمایا: اگر سنت رسول اللہ میں بھی نہ ملے تو؟ میں اپنی عقل سے سوچوں گا اور کوئی کسر نہ چھوڑوں گا۔ کہا: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اللہ کا شکر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہے جس نے اپنے رسول کے نمائندہ کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائی جس سے اللہ کا رسول راضی ہے۔

☆ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی: اذا نزل بہ امر فیقول اقضی بکتاب اللہ فان لم اجد فبسنۃ رسول اللہ فان لم اجد فاجتہد رائی ولا الو جہدی فان کان صوابا فمن اللہ وان خطا فمن الشیطان واستغفر اللہ۔

ترجمہ: جب آپ رضی اللہ عنہ کو کوئی معاملہ پیش آتا تو آپ فرماتے: میں اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا، اگر اس میں نہیں ملے گا تو سنت رسول اللہ سے، اگر اس میں بھی نہیں ملے گا تو اپنی سوچ بچار سے کام لوں گا اور سوچنے میں کوئی کسر نہ چھوڑوں گا۔ اگر میرا جواب درست ہو تو اللہ کی طرف سے ہوگا۔ غلط ہو تو شیطان کی طرف سے۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔

☆ شرح فقہ اکبر: قَالَ عَلِیٌّ اِذَا کُنْتُ اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ لَمْ اَجِدْ فَبِسُنَّۃٍ فَاِنْ لَمْ اَجِدْ فَاجْتَہِدْ رَائِیْ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں فیصلہ کرتا ہوں تو اللہ کی کتاب سے کرتا ہوں۔ اگر اس میں نہیں ملتا تو سنت رسول سے اگر اس میں بھی نہیں ملتا تو پھر اپنی سوچ سے کام لیتا ہوں۔ سنن کبریٰ اور ازالۃ الخفاء میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا آرڈر۔ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دین نہیں تو پھر ہمارا تو ایک کوڑی کا بھی نہیں کَتَبَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اِلٰی اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ اِذَا جَاءَکَ الْقَضَاءُ فَاقْضِ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فَاعْرِفِ الْاَشْبَاہَ وَالْاَمْثَالَ وَقِسِ الْاُمُوْرَ عَلٰی ذٰلِکَ۔ (اشباہ والنظائر) نظیر تو مقیس علیہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو جو لکھا: جب تمہارے پاس کوئی معاملہ پیش ہو تو اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرو، اگر اس میں نہ ملے تو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو، اگر اس میں بھی نہ ملے تو اس سے ملتے جلتے اور مسائل کو سامنے رکھو اور ان کے مطابق قیاس کرلو۔

☆ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کھود رہا ہوں۔ تو حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بن سیرین معبر نے فرمایا کہ جس نے یہ خواب دیکھا ہے وہ قرآن وحدیث سے مسائل مستنبط کرے گا۔ یہ امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فن تعبیر خواب کے ماہر تھے۔

● واقعہ: بزرگوں سے سنا ہے کہ آرہ پور شرقیہ میں غیر مقلدین حضرات کا جلسہ تھا۔ حضرت محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ مدعو تھے۔ ان کی تقریر سے پہلے مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ (غیر مقلد) نے ان کا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تعارف کرایا۔ مولانا عبدالحق صاحب نے حضرت امام اعظم ﷫ کی شان میں رکیک الفاظ استعمال کئے۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی ﷫ (غیر مقلد) کے تیور بدل رہے ہیں۔ چنانچہ وہی ہوا کہ مولانا غزنوی ﷫ نے پوری تقریر جو تقریباً تین گھنٹے تھی صرف اور صرف حضرت امام اعظم ﷫ کی شان بیان فرمائی اور انہیں محدثِ اعظم ثابت کیا۔

● یہی مذکورہ بالا واقعہ میں (عبدالغنی تلمیذ رشید حضرت افغانی ﷫، مولانا عبدالغنی حضرت افغانی ﷫ کے علوم کے حقیقی وارث تھے) نے حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب ﷫ (تلمیذ رشید حضرت افغانی ﷫) خلیفہ حضرت رائے پوری ﷫ کو لاہور میں ان کے مکان پر سنایا تو آپ نے فرمایا کہ مولانا محمد داؤد غزنوی ﷫ کے والد حضرت مولانا عبدالجبار غزنوی ﷫ اپنے مدرسہ میں درس حدیث پڑھا رہے تھے کہ ایک طالب علم نے حضرت امام اعظم ﷫ کی شان میں گستاخی کی۔ تو حضرت مولانا ﷫ نے اسے مدرسے سے نکال دیا۔ خارج کر دیا اور فرمایا: سوف یرتد۔ چنانچہ وہ لڑکا بعد میں مرتد ہوا۔ (مرزائی بنا)۔ تو حضرت مولانا محمد عبداللہ مرحوم (غیر مقلد) کا فرمان درست ہوا۔ جو انہوں نے اپنے فرزندوں کو نصیحت فرماتے ہوئے فرمایا کہ جو حضرت امام اعظم ﷫ کی توہین کرے گا وہ مرتد ہو کر مرے گا۔ اسی واقعہ کو حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی ﷫ نے یوں بیان فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہمارے مدرسے کا حال سنیے۔ ایک روز حضرت والد بزرگوار (مولانا عبدالجبار غزنوی ﷫) کے درس بخاری میں ایک طالب علم نے کہہ دیا کہ امام ابوحنیفہ ﷫ کو پندرہ حدیثیں یاد تھیں۔ مجھے ان سے زیادہ حدیثیں یاد ہیں۔ والد صاحب کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا اس کو حلقۂ درس سے نکال دیا اور مدرسہ سے بھی خارج کر دیا اور اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ۔ فرمایا کہ اس شخص کا خاتمہ دین حق پر نہیں ہوگا۔ ایک ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ معلوم ہوا کہ وہ طالب علم مرتد ہو گیا۔ اَعَاذَنَا اللهُ مِنْ سُوْءِ الْخَاتِمَةِ۔ یہ ہے جو آپ سے کہہ رہا ہوں کہ جس طرح ایک حنفی عالم یا حنفی درس گاہ اگر امام شافعی ﷫ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرے تو اس کو احناف کا من حیث الجملۃ مسلک نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اسی طرح اگر کوئی اہل حدیث امام ابوحنیفہ ﷫ کے حق میں کوئی ناشائستہ لفظ استعمال کرتا ہے یا دل میں سوء ظن رکھتا ہے تو یہ اہل حدیث کا مسلک نہیں کہلائے گا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

درس نمبر ۵

''فقہ بدعت نہیں''

(۱۹، دسمبر ۱۹۶۹ء۔ جمعہ)

یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَ اَوۡفُوۡا بِعَہۡدِیۡۤ اُوۡفِ بِعَہۡدِکُمۡ ۚ وَ اِیَّایَ فَارۡہَبُوۡنِ ﴿۴۰﴾ وَ اٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمۡ وَ لَا تَکُوۡنُوۡۤا اَوَّلَ کَافِرٍۭ بِہٖ ۪ وَ لَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰیٰتِیۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ۫ وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوۡنِ ﴿۴۱﴾ وَ لَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَ تَکۡتُمُوا الۡحَقَّ وَ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۲﴾ (البقرۃ)

خشوع کے سلسلے میں بیان تھا اور یہ بیان تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن وحدیث کی شکل میں ایسی شریعت عطا فرمائی ہے کہ اگر دنیا کی عمر ہزاروں سال ہو جائے تو ہمیں کسی اور قانون کی ضرورت نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی طرح اس کا دین اور شریعت بھی لازوال ہے۔ تو یہ دین اور شریعت لازوال اس وقت ہوگی جب فقہ اور اجتہاد قرآن ہو۔ کیونکہ قرآن وحدیث محدود ہیں۔ صرف اصول بیان کرتے ہیں اور واقعات اور حوادث لامحدود ہیں۔ تو فقہ وقیاس سے قیامت تک کی ضرورتیں پوری ہو سکتی ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے زمین ایک بنائی ہے مگر ضرورت کی سب چیزیں اس سے مہیا فرمائیں۔ مگر زمین میں کچھ عمل کرنا پڑے گا۔ رائے کا معنی یہ ہے کہ امت اجتہاد کے ذریعے یا قیاس کے ذریعے قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک حکم صادر کرے۔ یہی وجہ ہے کہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ اس بات پر متفق ہیں کہ رائے اور قیاس نص کے مقابلے میں رد ہیں۔ فھو رد۔ یہ مذموم ہے کہ متعارضہ احادیث اور آیات نہ ہوں تو قیاس وغیرہ مردود ہیں۔ اسی نص کے انکار کرنے سے شیطان مردود ہوا۔

☆ اور رائے محمود وہ ہے جس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہو یعنی اس مسئلہ میں ائمہ نے اجتہاد سے کام لیا ہو۔

☆ ایک بات کی وضاحت کرتا ہوں کہ کوئی یہ نہ کہے کہ فقہ بدعت ہے۔ بدعت ہر اس نئی چیز کو کہا جاتا ہے جو دین کی روح کے خلاف ہو۔ اور جو روحِ دین کی تائید میں ہو وہ بدعت نہیں۔ مثلاً سب سے پہلے ہم قرآن شریف کو دیکھتے ہیں۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ جو بدعت کے عظیم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ترین دشمن ہیں انہوں نے ''الاعتصام'' کتاب لکھی ہے۔ بدعت کی تردید میں اس کتاب کے برابر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

❶ قرآن پاک کی اب جو صورت ہے یہ پہلے نہ تھی۔ کاغذ بھی حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں نہ تھا۔ کپڑے۔ خرما کے درخت کے پتے۔ لکڑی کی تختیاں۔ سفید پتھر اور پاک ہڈی پر قرآنی آیات کو محفوظ کیا جاتا۔ یہ یکجائی نہ تھی جواب ہے۔

☆ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جہاد ہوا تو قراء وحفاظ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کافی تعداد میں شہید ہو گئے۔ ۷۰ قراء وحفاظِ کرام تو صرف مسلیمہ کذاب کی جنگ میں شہید ہوئے۔ تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ قرآن پاک کو یکجا کر کے محفوظ کیا جائے۔ تو قرآن پاک کے منتشر اجزاء جمع کئے گئے پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں آرمینہ اور آذربائیجان کی لڑائی کے بعد ضرورت کے تحت قرآن شریف کو ایک ہی قراۃ پر جمع کر دیا گیا اور قرأت کے اختلاف کو حواشیات پر درج کر دیا گیا۔

☆ اس وقت اعراب نہ تھے۔ جب اسلام غیر عرب میں پہنچا تو اعراب کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اسی طرح آیت۔ رکوع اور پارہ وغیرہ کا تعین نہ تھا۔ تو حجاج بن یوسف ثقفی اور چند دیگر افراد نے یہ کام کیا۔ پھر یہ کہ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانے میں قرآن شریف کو ۷۔ ۱۰ اور ۱۴ قرأتوں میں پڑھا گیا ہے۔ لیکن برابر صحیح سند کے ساتھ ان قرأتوں کی کتابی صورت نہ تھی۔ جو بعد میں صحیح سند کے ساتھ کتابی صورت دی گئی۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ قرآن کی یہ موجودہ صورت بدعت ہے۔ تو کیا یہ بات درست ہے؟ نہیں وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ تو حفاظت کی ایک صورت تھی کہ قرآن کو جمع کیا جائے۔ دوسری صورت یہ تھی کہ اعراب وغیرہ لگائے جائیں۔ تیسری صورت یہ تھی کہ چھاپے خانے ایجاد ہوں اور قرآن پاک کو طبع کرا کے دنیا کے کونے کونے میں پھیلایا جائے۔ یہ سب صورتیں موقعہ بموقعہ خدا تعالیٰ نے پیدا فرمائیں اور قرآن شریف قیامت تک محفوظ ہو گیا۔

❷ اب حدیث پاک کو لیتے ہیں کہ کتب احادیث کی قبل زمانہ میں یہ صورت نہ تھی جواب ہے۔ مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ حدیث کی کتب دوسری صدی ہجری میں مدون ہوئی۔ حضرت اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے چاہا کہ پیغمبر پاک کی خالص احادیث پاک جمع کی جائیں تو حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شاگرد تھے انہوں نے یہ کام شروع کیا تو بخاری شریف وجود میں آئی۔ اسی طرح رفتہ رفتہ کتب صحاح ستہ جمع ہوگئیں۔تو حدیث پاک بھی بعد کے زمانہ میں مدون ہوئی۔تو کیا اسے بدعت کہیں گے؟۔

❷ صرف ونحو: جو اس وقت کتابی شکل میں ہے اس وقت یہ صورت نہ تھی۔ جب اسلام غیر عرب میں پھیلا تو اعراب نہ ہونے کی وجہ سے غیر عرب عبارتیں غلط پڑھتے تھے۔ایک ایسا واقعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا جو پہلے ذکر کر آیا ہوں۔تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد ابوالاسود دؤلی کو بلا کر اسے نحو کے چند قواعد لکھوائے تو اس وقت سے علم النحو جاری ہوا۔تو کیا اب اسے بدعت کہیں گے؟ نہیں یہ ایک علم تھا جو قدیم زمانے سے بولا جاتا تھا مگر کتابی شکل بعد میں ہوئی۔

☆ یہی معاملہ فقہ کا ہے۔ یہ پہلے سے تھا مگر کتابی شکل بعد میں آئی۔ ملکِ یمن کے دو حصے تھے ایک میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ گورنر تھے اور دوسرے حصے کے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ صحابی اجتہاد سے فتویٰ دیتے تھے۔

☆ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کوفہ کے گورنر تھے۔ یہ صحابی رضی اللہ عنہ بھی اجتہاد سے مسئلہ حل فرماتے تھے۔اسی طرح حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی اجتہاد سے مسائل حل فرماتے تھے۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کیلئے جملہ فرمایا ہے۔ كنيف ملئي علماً۔فرمایا کہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ علم کا بھرا ہوا کمرہ ہے۔کیا یہ شخصی تقلید نہ تھی؟ جس پر پیغمبر کے زمانے میں عمل تھا مگر کتابی شکل بعد میں ہوئی۔ان چار ائمہ مجتہدین سے پہلے بھی تھیں ان پر عمل ہوتا تھا مگر وہ ختم ہوگئیں آخر میں چار فقہ رہ گئے ہم ان چاروں کو حق مانتے ہیں۔

☆ حضرت امام سفیان ثوری، حضرت امام اوزاعی اور حضرت داؤد ظاہری رحمہم اللہ کی فقہ پر عمل ہوتا رہا۔حدیث شریف پر عمل کرنا کوئی کھیل نہیں۔سوال یہ ہے کہ دیکھیں گے کہ جس علاقہ کی حدیث ہے وہاں اس حدیث کے مطابق عمل ہے کہ نہیں۔اِذَا بَلَغَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَا يَنْجَسُ۔اس حدیث پر حنفیہ اور حنابلہ کا عمل نہیں۔ حضرت امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہذا الحدیث۔ لَمْ يَعْمَلْ بِهٖ لَا فِي الْحِجَازِ وَ لَا فِي الشَّامِ وَ لَا فِي الْيَمَنِ وَ لَا فِي الْعِرَاقِ۔تو عمل کا دیکھنا بڑی چیز

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ اگر معاملہ ہم پر چھوڑا جاتا تو بڑا دشوار ہوتا۔ ائمہ مجتہدین کا تو احسان ہے۔

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو سورج گرہن ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلوۃ الکسوف پڑھائی اب تعداد رکوع میں اختلاف ہے۔ کوئی چار اور کوئی تین یا دو رکوع کی روایتیں کرتے ہیں۔ اب بتلاؤ کہ کس روایت پر عمل کریں! تو اس صورت میں مجتہدین کرام کے اقوال دیکھیں گے۔ ایک بات اور بھی یاد رکھیں کہ جس امام کے مقلد بنیں گے صرف اسی کی فقہ پر عمل کریں گے۔ یہ اجازت نہیں کہ کچھ مسائل میں کسی امام کی تقلید اور کچھ مسائل میں دوسرے امام کی کریں۔

☆ حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فتاویٰ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ج دوم، ص ۲۴۰۔ ۲۴۱ پر لکھتے ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں چیز فلاں امام سے لے لوں اور فلاں چیز فلاں امام سے لے لوں تو وہ شخص بندہ نفس ہے متبع سنت نہ ہوا۔

☆ مثلاً حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حق شفعہ جار کے لیے نہیں۔ اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حق شفعہ جار کے لیے ہے۔ اب اگر ایک شافعی مسلک والے شخص کے مکان سے ملحقہ مکان فروخت ہو تو وہ اپنے آپ کو حنفی بنا کر شفعہ کرنا چاہے تو یہ غلط ہے۔ وہ کہے کہ میں حنفی ہوں شفیع ہوسکتا ہوں تو یہ درست نہیں۔ یہ کھیل نہیں پرچون کی دکان نہیں کہ کچھ کسی سے اور کچھ کسی سے مسائل لئے بلکہ تمام مسائل میں ایک ہی امام کے پیچھے چلنا پڑے گا۔

☆ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فاسق گواہوں کی گواہی سے نکاح درست ہے۔ مگر حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درست نہیں۔ تو حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی غصے کی حالت میں بیوی کو تین طلاقیں دے تو اب یہ بیوی اس پر حلال نہیں ہوسکتی۔ تو اسی صورت میں وہ شخص اگر یہ کہے کہ میاں! میرا نکاح فاسق لوگوں کی گواہی میں ہوا تھا۔ تو اب میں شافعی بنتا ہوں کہ سرے سے جب نکاح ہی نہیں تھا تو طلاقوں کا کیا؟ اب میں نیک لوگوں کی گواہی میں نئے سرے سے نکاح کرتا ہوں۔ تو حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ غلط ہے وہ بیوی اس پر حرام ہے۔ یہ جائز نہیں کہ کچھ مسائل حنفی مذہب اور کچھ شافعی مذہب سے لے بلکہ صرف اور صرف ایک امام رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرنا ہوگی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حنفی تقلید کی عقلی لحاظ سے ضرورت:

اب عقل کے لحاظ سے حنفی تقلید کی ضرورت بیان کرتا ہوں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ مقلد کو اجتہاد درست نہیں اور مجتہد کو تقلید درست نہیں۔ اب یہ بات عقل کے مطابق ہے۔ معاملہ دین کا ہے۔ کتاب وسنت کا ہے کوئی مذاق اور کھیل نہیں۔ اب ہم اپنی عقل سے خود سوچیں کہ متعارضہ احادیث اور آیات کا تعارض ختم کرنے کیلئے کتنے علوم اور تقویٰ کی ضرورت ہے۔ تو علم و تقویٰ وغیرہ میں ائمہ اربعہ کرام ہم سے ہر نسبت میں انتہائی زیادہ مناسب ہیں۔ تو ہمارا فرض ہے کہ ان کی بات مانیں اور ان کی تقلید کریں۔ اور یہ دنیا کا اصول ہے کہ ہر ماہر کا غیر ماہر کہا مانتا ہے۔ اس دنیا کا عملدرامد بھی تقلید پر ہے۔ ہم کتاب وسنت واجماع اور شریعت کے علوم میں ان حضرات ائمہ اربعہ کرام رحمہم اللہ کے مقابلہ میں صفر ہیں۔ انہیں تمام علوم کے نشیب و فراز کا علم تھا۔ اب ان میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ترجیح کیوں ہے؟

❶ بشارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فارس کے صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ۔ یہ حدیث بخاری شریف میں ہے اور اسی کے ہم معنی روایات مسلم شریف، مسند احمد، معجم طبرانی اور دیگر کتب حدیث میں موجود ہیں۔ ان سب کا حاصل یہ ہے کہ فارس میں سے ایک عالم پیدا ہوگا جو پروین سے ایمان اتار کر دوبارہ رائج کرے گا۔ اس سے کون مراد ہے؟ میں چونکہ حنفی ہوں اپنے دلائل نہیں دیتا۔ شافعی حضرات کا قول نقل کرتا ہوں۔ تبیض الصحیفہ فی مناقب امام ابی حنیفہ۔ یہ کتاب علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے جو شافعی مسلک کے ہیں۔ تو ان شافعی عالم کا قول ہے کہ مذکورہ بالا حدیث شریف سے مراد بالاتفاق حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں کیونکہ ملک فارس میں ان کی ٹکر کا کوئی آدمی پیدا نہیں ہوا۔ تو سب سے اول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشن گوئی سے آپکی ترجیح ثابت ہوئی۔ شافعی حضرات نے بیان کی۔ ایسا ہی علامہ ابن حجر مکی ثقفی نے الخیرات الحسان میں لکھا ہے اور یہ وہ بزرگ ہیں جن سے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث پڑھا اور ہندوستان میں آکر سب سے پہلے علم حدیث کی اشاعت کی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

❷ ترجیح کی دوسری وجہ:

کہ ائمہ کرام رحمہم اللہ میں سے صرف حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تابعی ہیں اور باقی حضرات تابعی نہیں۔ اور تابعین حضرات وہ ہیں جن کے متعلق قرآن کا فرمان ہے۔ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ (التوبۃ: 100)۔ تو تابعین سے اللہ راضی ہوگیا۔ تو اللہ تعالیٰ راضی اس وقت ہوگا جب حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کے علم اور اجتہاد سے راضی ہوگا۔ حضرت حافظ شمس الدین ذھبی رحمہ اللہ یہ حنبلی مذہب پر تھے۔ تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں کہ الامام ابو حنیفۃ قد رأی انس بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ غیر مرۃ کہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو باشعور (۲۰ سال) عمر میں بار بار دیکھا ہے۔ کیونکہ امام صاحب رحمہ اللہ نے شروع جوانی میں حج کئے ہیں۔ حضرت عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ یہ صحابی پاک سب سے آخر میں فوت ہوئے ہیں۔ ان صحابی پاک رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشن گوئی فرمائی کہ تم سو سے اوپر نہ جاؤ گے۔ تو حضرت عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ نے ۱۰۰ھ میں وفات پائی ہے۔ اور حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی پیدائش ۸۰ھ میں ہے۔ تو حضرت امام رحمہ اللہ صاحب کی عمر بیس سال کی ہوگی۔ حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کے زمانے میں حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی کوفہ میں تھے اور بصرہ میں حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت سہل ابن سعد الساعدی رحمہ اللہ مدینہ میں تھے اور حضرت امام صاحب رحمہ اللہ نے بچپن یعنی باشعور جوانی میں کئی حج کئے ہیں اور ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کئی مرتبہ ملاقات وزیارت کا شرف حاصل کیا۔ تو حضرت امام صاحب رحمہ اللہ تابعی تھے اور رضی اللہ عنہم کا تمغہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملا۔

❸ تیسری وجہ ترجیح کی:

آپ رحمہ اللہ کا بے مثال علم ہے۔ عام آدمیوں کے قول نہیں دو بڑے اماموں رحمہما اللہ کا قول نقل کرتا ہوں۔ ایک امام رحمہ اللہ تو ان کے حریف تھے حضرت سفیان الثوری رحمہ اللہ یہ بھی کوفے کے رہنے والے تھے۔ مناقب کردری میں لکھتے ہیں کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے علم کا کیا مقام ہے؟ آپ نے فرمایا۔ نحن عند ابی حنیفۃ کالعصافیر عند الباز (العقاب)۔ کہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہم علم کے لحاظ سے امام ابوحنیفہ ﷫ کے سامنے ایسے ہیں جس طرح چڑیاں باز کے سامنے ہوتی ہیں۔

☆دوسرا قول حضرت امام شافعی ﷫ کا ہے۔ فرماتے ہیں۔ الناس عیال علی ابی حنیفة فی الفقه۔ یہ ہے احترام کہ خود حضرت امام شافعی ﷫ فرمارہے ہیں۔ اس وقت تعصب نہ تھا۔ حضرت امام شافعی ﷫ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت ابوحنیفہ ﷫ کے مزار پر گیا تو وہاں مسجد میں نماز پڑھانی پڑی۔ تو میں نے نماز میں دعا قنوت نہ پڑھی کیونکہ حنفی مذہب میں یہ دعا نہیں پڑھی جاتی۔ امام بھی خود حضرت امام شافعی ﷫ تھے اور مقتدی بھی شافعی المذہب تھے۔ تو لوگوں نے آپ ﷫ سے وجہ پوچھی۔ فرمایا: اِسْتِحْیَاءٌ مِنْ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ۔ کہ مجھے صاحب مزار یعنی حضرت ابوحنیفہ ﷫ سے حیا آتی ہے کہ کیونکہ وہ اس دعا کے قائل نہ تھے۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ چاروں طریقے درست ہیں۔

☆حضرت عبداللہ دامغانی ﷫ بغداد میں حنفیوں کے قاضی تھے اور حضرت ابواسحاق شیرازی ﷫ بغداد میں شافعیوں کے قاضی تھے۔ یہ واقعہ تاریخ بغداد خطیب میں نقل ہے حضرت عبداللہ دامغانی ﷫ عصر کی نماز کے وقت مسجد میں تشریف لے گئے۔ وہ مسجد ابواسحاق شیرازی ﷫ کی تھی۔ یہ مسجد میں بیٹھے تھے، جب موذن اذان کیلئے کھڑا ہوا تو حضرت ابواسحاق ﷫ نے اسے ترجیع سے منع کیا۔ یعنی فرمایا کہ اذان حنفی مسلک پر دینا شہادت کے کلمے دو دو مرتبہ پڑھنا تاکہ ان کی دل آزاری نہ ہو۔ اور جب جماعت کا وقت آیا تو حضرت ابواسحاق ﷫ نے حضرت دامغانی ﷫ کو مصلے پر کھڑا کر دیا انہوں نے شافعی مسلک پر نماز پڑھائی۔ یہ تھی وسعت قلبی۔

☆حضرت امام ابویوسف ﷫ نے حمام سے غسل کر کے نماز پڑھی۔ بعد میں لوگوں نے کہا کہ اس پانی سے چوہا نکلا ہے۔ حنفیوں کے نزدیک پانی ناپاک ہے۔ مگر امام ابویوسف ﷫ نے فرمایا کہ آج ہم اپنے حجازی بھائیوں یعنی مالکیہ کے مذہب پر عمل کرتے ہیں کہ ان کے ہاں کنواں پلید نہیں ہوتا۔ یہ واقعات اس لیے ذکر کیے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ چاروں مسلک برحق ہیں۔

❀❀❀

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

درس نمبر ❻
''حنفی مذہب کی ترجیح''
(۲۱، دسمبر۔ ۱۹۶۹ء۔ اتوار)

یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَ اَوۡفُوۡا بِعَهۡدِیۡۤ اُوۡفِ بِعَهۡدِکُمۡ ۚ وَ اِیَّایَ فَارۡهَبُوۡنِ ۝ وَ اٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمۡ وَ لَا تَکُوۡنُوۡۤا اَوَّلَ کَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَ لَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰیٰتِیۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ۫ وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوۡنِ ۝ وَ لَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَ تَکۡتُمُوا الۡحَقَّ وَ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝ (البقرۃ)

جی چاہتا ہے کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کچھ تھوڑی سی تفصیل ہونی چاہیے۔ جب ہم ان کے مسلک پر ہیں تو ان کے حالات کا علم ہونا چاہیے۔ تقلید کا معنی تو آپ صاحبان سمجھ چکے ہیں نا! تقلید کا معنی تو معلوم ہے آپ کو، کہ تقلید کا معنی قرآن وحدیث کو چھوڑنا نہیں بلکہ اپنے سے اوپر جو بڑے عالم پہلے زمانے کے تھے ان کے قول پر چلنا۔ وہ عالم قرآن وحدیث کے مسائل سمجھتے تھے بلکہ ان کے سمجھنے کی لیاقت اور مہارت نامہ رکھتے تھے۔ اہل القرآن واہل الحدیث دراصل ائمہ اربعہ کرام تھے۔ سرسید غیر مقلد تھے انہوں نے ایک تفسیر لکھی۔ تقریظ کیلئے ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجی آزاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا مطالعہ کر کے بغیر تقریظ لکھے جواب بھیجا کہ یہ تفسیر کہتی ہے میں سب سے کٹ کر تم ایک سے جڑ جاؤں لیکن میں یہ بہتر جانتا ہوں کہ ایک تم سے کٹ کر سب سے جڑ جاؤں۔

ترجیحی حنفی مذہب:

اب حنفی مذہب کی ترجیح کے بارے میں سب سے پہلے احادیث پر نظر ڈالتے ہیں۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تو نہیں، مگر باقی تین ائمہ کرام رحمہم اللہ کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشن گوئیاں ملی ہیں۔ اس وقت موقعہ کے لحاظ سے میں صرف حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بیان کروں گا۔ اور ان ائمہ کرام رحمہم اللہ میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ استاد الکل ہیں۔

❶ حضرت امام موکل لوکل رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مدینہ تشریف

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لاتے تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ان سے علمی استفادہ کیا کرتے تھے۔ لکھتے ہیں کہ سخت سردی کے موسم میں عشاء کی نماز کے بعد مسائل پر گفتگو شروع ہوتی۔ بعض اوقات صبح صادق ہوجاتی اور یہ دونوں ائمہ کرام رحمہما اللہ مسائل پر گفتگو کررہے ہوتے تھے۔

❷ حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد حسن شیبانی رحمہما اللہ، حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ مناقب کردری میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی حدیث حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے طلب کرکے لکھی۔ اَوَّلُ مَاطَلَبْتُ الْحَدِیْثَ جِئْتُ اِلٰی اَبِیْ یُوْسُفَ فَطَلَبْتُ الْحَدِیْثَ وَ کَتَبْتُ ثُمَّ کَتَبْتُ عَلٰی سَائِرِ النَّاسِ۔ سب سے پہلے میں نے علم حدیث حاصل کرنا چاہا تو میں ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور میں نے حدیث حاصل کی اور لکھ بھی لی پھر دوسرے علماء سے لکھتا رہا۔ علم حدیث کا دارومدار صحاح ستہ پر ہے۔ ہم چیلنج سے کہتے ہیں کہ یہ چھ کے چھ محدث حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بالواسطہ شاگرد ہیں۔ جب یہ شاگرد بنتے ہیں تو بتاؤ کیا حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ عالم نہیں؟ مجتہدین اور محدثین کرام تقریباً سب کے سب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔

❸ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشن گوئی فرمائی کہ اگر دین آسمان پر چڑھ جائے گا تو فارس سے ایک شخص پیدا ہوگا جو آسمان سے دین زمین پر اتار کر لائے گا۔ یہ ہیں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ۔

❹ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ابن لیہ نے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشن گوئی فرمائی ہے۔ فِیْ کُلِّ قَرْنٍ مِنْ اُمَّتِیْ صَادِقُوْنَ وَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ سَابِقٌ فِیْ زَمَانِہٖ۔ فرمایا کہ ہر زمانے میں میری امت میں صادق لوگ ہوں گے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ میں سب سے بڑھے ہوئے ہوں گے۔

❺ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد والے زمانہ میں ایک شخص ہوگا جس کی کنیت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہوگی۔ ھو خیر ھذہ الامۃ۔ وہ اس امت میں بہترین ہوگا۔

❻ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میرے بعد ایک ایسا آدمی آئے گا جو فقہ واجتہاد کر کے قرآن وحدیث سے مسائل نکالے گا۔اس کا نام نعمان اور کنیت ابوحنیفہ ہوگی۔وہ بہت بڑا عالم ہوگا۔

❼ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام نعمان اور کنیت ابوحنیفہ ہوگی وہ امت کا چراغ ہوگا۔

❽ مناقب کردری کی جلد اول ص:۱۰ پر ہے کہ جب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کھود کر اپنے سینے سے لگا رہا ہوں۔امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بصرہ میں حضرت امام محمد ابن سیرین کو یہ خواب سنایا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ خواب تیرا نہیں ہوسکتا۔یہ خواب صرف ایک شخص ابوحنیفہ نامی کا ہوسکتا ہے۔امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ابوحنیفہ میں ہوں۔تو امام محمد ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کرتا اتارو تو کندھوں کے درمیان دیکھا کہ خال ہے۔تو اس پر حضرت علامہ محمد ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حدیث مبارک سنی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میرے بعد کوفہ میں ایک شخص ابوحنیفہ نامی پیدا ہوگا جس کے کندھوں کے درمیان میں خال ہوگا وہ میری امت میں بہت بڑا عالم ہوگا۔یہ اس وقت کی بشارت ہیں جس وقت حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار بھی شاید پیدا نہیں ہوئے ہوں گے۔

❾ حضرت فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ علیہ جو تقریباً صوفیاء کرام کے ہر سلسلے کے آخری پیر تھے۔یہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔یہ فرمایا کیا کرتے تھے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے برابر کوئی شخص پرہیزگار نہیں دیکھا۔

❿ حضرت امام موفق رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مسئلے کو مذاق کے انداز میں بیان کیا کرتا تھا۔وہ مسئلہ یہ ہے کہ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر دو دانتوں کے اندر کوئی چیز کھانے کی ایک چنے کے اندازہ سے کم اٹک گئی ہو اور وہ کلی کے وقت پیٹ میں چلی جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔تو وہ اس شخص کے دانت جوانی میں ہی گر گئے۔میں کرامات کے سلسلے کو لمبا نہیں کرتا یہیں ختم کرتا ہوں۔تو حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی علمی لحاظ سے ترجیح کے بارے میں ایک تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارتیں ہیں دوسرا خود بقیہ تین ائمہ کرام رحمہم اللہ اور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دیگر ائمہ کرام رحمہم اللہ کی آراء ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو علمی لحاظ سے ترجیح ہے۔

⓫ حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ یہ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حریف تھے۔ ان کا قول مناقب کردری میں لکھتے ہیں کہ اگر حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عقل ترازو کے ایک پلڑے میں رکھی جائے اور دوسرے پلڑے میں اس زمانے کی پوری امت مسلمہ کی عقل رکھی جائے تو حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عقل کا پلڑا زیادہ بھاری ہوگا۔

⓬ حضرت یزید ابن ہارون رحمۃ اللہ علیہ یہ استاد المحدثین ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ایک جنازے میں گئے سخت گرمی تھی۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایک دیوار کے قریب سائے سے ہٹ کر گرم دھوپ میں بیٹھے تھے۔ میں نے کہا کہ آپ دھوپ میں بیٹھے ہیں دیوار کے سائے میں ہو جائیں۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس دیوار کے مالک پر میرا قرض ہے اگر اس کے سائے میں بیٹھوں تو کل خدا یہ کہے کہ تو نے اس کی دیوار سے نفع حاصل کیا تھا وہ سود ہے تو کہیں سزاوار نہ ہو جاؤں۔ یہ تقویٰ کا مقام ہے۔

⓭ مناقب کردری میں ہے۔ كَانَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْفَجْرِ بِوُضُوْءِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَ كَانَ يُصَلِّيْ كُلَّ لَيْلٍ اَرْبَعَ مِائَةِ رَكْعَةً۔ فرمایا کہ چالیس سال عشاء کے وضوء سے صبح کی نماز ادا کی اور ہر رات چار سو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے۔

⓮ ہر رمضان شریف میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اکسٹھ ختم قرآن کیا کرتے تھے۔ ایک پورے ماہ رمضان تراویح میں، باقی ایک ختم روزانہ دن کو اور ایک ختم روزانہ رات کو کیا کرتے تھے۔

⓯ بغداد شریف میں جہاں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے یہ جگہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خریدی۔ قبر کھدوائی اس میں بیٹھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سات ہزار مرتبہ قرآن ختم کیا ہے۔

⓰ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کپڑے کا کاروبار کیا کرتے تھے۔ کاروبار وسیع تھا۔ ملازم کام کرتے تھے۔ ایک چادر کی قیمت چار سو روپے تھی ملازم سے حساب لیا تو وہ ایک ہزار روپے میں فروخت کر بیٹھا تو اسے ملازمت سے ختم کیا فرمایا کہ تو خدا تعالیٰ کا خائن ہے کہ تو نے چھ سو روپے زائد لئے ہیں۔ تو بڑھاپے میں مدینہ شریف کا سفر کیا۔ مسجد نبوی میں رہے ایک دن وہ شخص وہی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

چادر پہن کر آیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے پہچان لیا۔ وہ چادر اوپر اوڑھے ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چادر پکڑی اور فرمایا کہ ملازم نے غلطی سے اس کی رقم زیادہ لے لی تھی۔ جو استعمال کر چکے ہو وہ میں معاف کرتا ہوں تو اپنا ہزار روپیہ لو اور میری چادر واپس کر دو۔ اس شخص نے کہا کہ چادر پسند ہے اور ہزار روپیہ منظور ہے۔ مگر حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں۔ اگر چادر رکھنی ہے تو یہ چھ سو روپے اپنے واپس لے لو۔ آخر کار حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ چھ سو روپے واپس دے کر آئے۔

⑰ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کارندے مال بیچ کر تیس ہزار روپے منافع کما لائے۔ اس مال میں ایک تھان میں نقص تھا۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا خریدار کو وہ نقص بتلایا تھا؟ کارندوں نے کہا وہ تو بھول گئے۔ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ رقم مشکوک ہے تو ساری رقم غرباء میں تقسیم کر دی۔

⑱ امام الموفق رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا ہی واقعہ نقل کیا ہے کہ ستر ہزار روپے منافع ہوا جو حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوک سمجھ کر سارا کا سارا غرباء میں تقسیم کر دیا۔ اب ایسی صاحبِ تقویٰ ہستی کے علم پر کوئی اعتراض کرے تو وہ اپنا انجام خود سمجھ لے کہ کیا ہوگا۔

⑲ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ایک غریب گھرانے کے فرد تھے۔ جب انہیں ماں باپ کام کو بھیجتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں بیٹھ جاتے کام کو نہ جاتے۔ درس بھی اتفاق سے راستے میں پڑتا تھا۔ تو حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے والد نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو شکایت کی کہ ہماری روزی میں خلل آتا ہے۔ تو حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ان کے پورے کنبے کا خرچ خود ادا کرتے اور حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو پڑھانا شروع کر دیا۔ تو حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بیس سال ہمارے کنبے کا خرچ برداشت کیا۔

⑳ یہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ پھر کون بنے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے استاد بنے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ، صاحب مروت بھی انتہائی درجہ کے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص راستہ میں آ رہا تھا اس نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر راستہ چھوڑ دیا بلا کر فرمایا کہ راستہ کیوں چھوڑا؟ اس نے کہا کہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دس ہزار رقم دینی ہے۔ اس لئے شرم کے مارے راستہ چھوڑ دیا۔ تو حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نے لوگوں کو بلا کر فرمایا کہ تم لوگ گواہ رہو کہ میں نے وہ رقم معاف کر دی۔ اور اس کو فرمایا، کہ آئندہ راستہ نہ چھوڑنا۔

۲۱ ایک مرتبہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص آ کر رویا کہ مجھ پر تیس ہزار روپے قرض ہیں اور مکان بھی جل گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا قرض ادا کر دیا۔

۲۲ حضرت امام موفق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ گھر میں چار ہزار سے زائد رقم نہ رکھتے تھے جونہی زیادہ ہوئی اسے خیرات کر دیا۔ فرماتے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ مسلمان کے پاس چار ہزار سے زائد رقم نہیں ہونی چاہیے، اس وقت کے چار ہزار آج کے ایک ہزار کے برابر ہوتے تھے۔

۲۳ حضرت امام موفق رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں روزانہ جتنا کھانا پکتا تھا اتنا غرباء کیلئے بھی روزانہ پکتا تھا۔

۲۴ اور یہ بھی لکھا ہے کہ جب گھر کے کپڑے خریدتے تھے تو اتنی رقم کے کپڑے غرباء کیلئے بھی خریدتے تھے۔ یہ عمل ساری عمر رہا۔

۲۵ حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ یہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حریف تھے، کوفے میں ہی رہتے تھے۔ یہ محدث ہیں مصنفین صحاح ستہ کے استاد ہیں۔ انہیں اگر کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو فرماتے اس کا حل حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے مگر ہم جا نہیں سکتے۔ کسی نے لکھا ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ رات کو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں آتے تھے چھپ کر آتے تھے تا کہ کوئی پہچان نہ لے۔

۲۶ منصور عباسی رحمۃ اللہ علیہ کے وقت ایک پادری آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مناظرہ کرنے کیلئے آیا۔ اس نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ سے پہلے کون تھا؟ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تم گنتی جانتے ہو؟ اس پادری نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گنو! اس نے ایک سے دس تک گنا۔ تو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب بتاؤ کہ ایک سے پہلے کیا ہندسہ ہے۔ تو وہ لاجواب ہو کر خاموش ہو گیا۔ یہ پادری روم سے آیا تھا اس نے دوسرا سوال کیا۔

۲۷ کہ خدا تعالیٰ کا منہ کس طرف ہے؟ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فانوس منگوا کر سامنے رکھ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دیا اور فرمایا کہ پادری صاحب بتاؤ کہ فانوس کی روشنی کا منہ کس طرف ہے؟ اس نے کہا کہ وہ تو ہر طرف ہے۔ تو حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فانوس کی حقیری روشنی کا منہ تو ہر طرف ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات اقدس کا منہ پوچھتے ہو کہ کس طرف ہے؟

۲۸ اس پادری نے تیسرا سوال کیا کہ خدا تعالیٰ اس وقت کیا کام کر رہا ہے؟ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم ایک بڑے بادشاہ روم کے پیغام رساں ہو اور میں ایک ادنیٰ سا انسان ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ اس وقت یہ کام کر رہے ہیں کہ مجھے خدا نے عمدہ مقام عطاء کیا ہے اور تجھے کم درجہ عطاء کیا ہے کہ تو میرے پاس چل کر آیا ہوا ہے۔

۲۹ آپ کے تمام مسائل شورائی ہیں معنی یہ کہ فقہاء، محدثین، مشائخ اور صوفیاء کرام رحمہم اللہ سب کے سب آپ کی مجلس میں بیٹھتے تھے۔ ان کی تعداد تقریباً چالیس ہوتی تھی۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ان حضرات رحمہم اللہ کو ایک ایک مسئلہ پیش کرتے تھے وہ حضرات اس مسئلے پر کئی دن سوچ بچار کرتے تھے جب وہ حضرات قرآن وحدیث کے مطابق اس مسئلے کو سمجھتے تو پھر وہ اس مسئلے کو پاس کرتے۔ بعد میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے کہ اس مسئلے کو لکھ لو۔

۳۰ تو بشارت وکرامات، علم وعقل، تقویٰ اور شورائی لحاظ سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو ترجیح ہے۔ ترجیح کی ایک اور وجہ بھی ہے کہ مختلف زمانوں میں مختلف حکومتوں نے جتنا عمل فقہ حنفی پر کیا ہے اتنا اور کسی فقہ پر نہیں ہوا۔ غزنوی، لودھی، عباسی وغیرہ یہ سب فقہ حنفی کے مقلد تھے اور ملک کا قانون حنفی تھا۔ اسی طرح افغانستان اور ترکستان وغیرہ میں بھی حنفی حکومتیں رہیں۔ بغداد شریف میں پانچ سو سال بنو عباس کی حکومت رہی جو تیونس سے لیکر کشمیر تک ایک عظیم الشان سلطنت تھی یہ حکومت پانچ سو سال تک فقہ حنفی پر عمل پیرا رہی۔ اس وقت ان علاقوں میں بڑے بڑے محدث اور علماء کرام موجود تھے کسی نے فقہ حنفی پر اعتراض نہ کیا آج معترض مولوی پیدا ہو گئے ہیں؟ یہ عاقبت نااندیش حضرات اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

۳۱ ترکی میں سلطان سلیم سے لے کر کمال اتاترک تک پانچ سو سال کا عرصہ فقہ حنفی پر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حکومت قائم رہی ہے۔کیا آج تک اتنی عظیم الشان حکومتوں میں جس شخص کی فقہ پر عمل ہوتا رہا ہے کیا یہ ان کی مقبولیت کی نشانی نہیں ہے؟ آج بھی دنیا میں دو تہائی کی اکثریت فقہ حنفی کی مقلد ہے۔

⓶ فقہ حنفی کی جامعیت یہ ہے کہ باقی تینوں فقہ میں زندگی کے ہر موڑ کی جامعیت نہیں ہے ماسوا فقہ حنفی کے کہ اس میں تمہیں اکملیت ملے گی۔ایک مرتبہ مراکش کے بڑے عالم دیوبند تشریف لائے یہ مالکی مذہب رکھتے تھے۔انہیں فقہ حنفی پر چند اعتراض تھے۔مہتمم صاحب انہیں میرے پاس لائے۔گفتگو عربی میں ہوئی۔

مولانا صاحب نے اعتراض کیا کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب،تمدن کے خلاف ہے۔میں نے کہا تمدن کسے کہتے ہیں؟فرمایا جو جنگلی انسانوں کی طرح میلا کچیلا ہوتا ہے۔میں نے کہا کہ ظاہری رحمۃ اللہ علیہ جو ظاہر حدیث پر عمل کرتے تھے ان کا قول ہے کہ جب تک پانی کا رنگ اور اوصاف نہ بدلیں تو پانی پلید نہیں ہوتا۔یعنی رنگ۔بو اور مزہ(ذائقہ) نہ بدلے تو پانی پاک ہے۔اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر دو مشک کے برابر پانی میں پلیدی پڑ جائے تو پانی ناپاک ہے۔لیکن حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر بڑے پانی میں ایک کونے میں تھوڑی سی پلیدی پڑ جائے تو اس کونے سے چھوڑ کر دوسرے کونے سے پاکی کر سکتا ہے۔میں نے کہا مولانا! اگر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب خلاف تمدن ہوتا تو اتنے ممالک ان کی فقہ پر عمل نہ کرتے۔ پھر میں نے مذاق کے طور کہا کہ گھر میں رکھوالی وغیرہ کیلئے کتا رکھنا جائز ہے۔حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کتے کی خرید وفروخت جائز رکھی اور باقی تین ائمہ کرام رحمہم اللہ نے جائز قرار نہیں دی۔اب کتا مفت میں تو کوئی نہیں دیتا تو رکھوالی کیلئے دشواری پیش آتی۔حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں بڑی وسعت ہے تو مولانا صاحب فرمانے لگے کہ آج کی تاریخ سے میں نے تحقیق کر لی کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب تمدن کے خلاف نہیں۔

⓷ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جنت میں بیٹھے ہیں اور کچھ لکھے جا رہے ہیں۔بہت بڑے بنگلے میں بیٹھے تھے۔تو آپ نے بہت کچھ لکھا۔میں نے عرض کی حضرت کیا لکھا ہے۔فرمایا ان جنتیوں کی فہرست بنا رہا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہوں جو میرے مقلد ہیں اور اپنے شاگردوں کی بھی میں نے عرض کی کہ میرا نام بھی درج کر لیجئے۔
کَتَبَ اِسْمِیْ بِآخِرِھِمْ۔ تو میرا نام آخر میں لکھا۔ یہ اس لیے کہ جنت میں امیر کا داخلہ بعد میں ہوگا
اور حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ، حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کے امیر ترین شاگرد تھے۔ اس لیے
حضرت امام صاحب رحمہ اللہ نے ان کا نام بھی آخر میں لکھا۔

۞ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے خواب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فقہ حنفی کے متبعین پر کچھ
انعامات تقسیم کیے ہیں اور میں ان انعامات کی فہرست لکھ رہا ہوں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

درس نمبر ۷

''چاروں مسلک برحق ہیں''

۲۶ دسمبر ۱۹۶۹ء۔ جمعہ

يٰبَنِيۡٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِىۡٓ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ ۚ وَاِيَّاىَ فَارۡهَبُوۡنِ ۞ وَاٰمِنُوۡا بِمَآ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ وَلَا تَكُوۡنُوۡٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۖ وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰيٰتِىۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ۖ وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوۡنِ ۞ وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَـقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوا الۡحَـقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۞ (البقرۃ)

فقہ و اجتہاد پر تفصیل کو جی چاہتا ہے مگر وقت کی کمی کے باعث برکت کے طور پر مختصر بیان کیا ہے تا کہ حضرت امام اعظم ؒ کی تعریف میں ہمارا بھی حصہ شامل ہو جائے۔ وگرنہ اگر ہزار سال عمر ملے اور ہم روزانہ حضرت امام صاحب ؒ کی تعریف کریں تو بھی ہم ان کی تعریف کرنے سے عاجز ہیں۔

☆ فقہی مذاہب چار ہیں۔ آیا چاروں حق ہیں؟ ان پر بیان ہوگا۔ آج ۱۲ سو سال بعد عالم اسلام کی دو تہائی فقہ حنفی کی مقلد کیوں ہے؟ اور یہ اعزاز امت میں کسی امام یا محدث کو نصیب نہیں۔ اس کی وجوہات حسب ذیل ہیں۔

☆ قرآن پاک اس بات پر زور دیتا ہے کہ دین کے ایسے ماہر ضرور موجود ہوں کہ قیامت تک ہونے والے واقعات کے مسائل اپنے اجتہاد سے قرآن و سنت کے مطابق نکالتے رہیں۔

☆ قرآن پاک میں صاف لفظوں میں یعنی ظاہری طور پر پانچ سو احکامات ہیں اور حدیث پاک میں چار ہزار ہیں۔ اگر ان کے علاوہ کوئی مسئلہ درپیش ہو جائے تو اس کا حل کیا ہوگا؟ اور دین پھر کس طرح کامل رہے گا۔

☆ جبکہ حضرت امام اعظم ؒ نے قرآن و سنت سے تقریباً آٹھ لاکھ مسائل مستنبط فرمائے ہیں۔ قرآن کہتا ہے۔ تبیانا لکل شئ۔ دوسری جگہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَسۡئَـلُوۡا عَنۡ اَشۡيَآءَ اِنۡ تُبۡدَ لَـكُمۡ تَسُؤۡكُمۡ ۚ (المائدۃ: 101)۔ فرمایا کہ تم پیغمبر سے بار بار سوال نہ کیا کرو۔ اب اگر سوال نہ کیا جائے تو مسائل حل نہیں ہوتے۔ تو یہ اشارہ ہے کہ ائمہ کرام رحمہم اللہ آ کر مسائل کا حل کریں گے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پھر دیکھا کہ ائمہ کرام رحمہم اللہ نے مسائل کو کس طرح حل کیا۔ صرف حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے تقریباً آٹھ لاکھ مسائل مستنبط کئے۔

☆ صحاح ستہ میں سے کوئی امام تابعی نہیں لیکن حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تابعی ہیں۔ حضرت امام موفق رحمہ اللہ نے سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نام لیا ہے جن سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ملاقات ہوئی ہے۔

☆ پھر حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کیلئے جو پیشن گوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے وہ دوسرے کسی امام صاحب رحمہ اللہ کے لئے نہیں ہے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا یہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ وغیرہ کا بیان ہے۔

☆ پھر اگر علم، اجتہاد اور حدیث کو معیار لیا جائے تو دنیا میں جو اول نمبر کے محدث کرام گزرے ہیں وہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے براہ راست یا بالواسطہ شاگرد ہیں۔ مناقب موفق اور کردری میں یہ سند کے ساتھ ذکر ہے۔

☆ یہ حضرات محمد ابن حسن شیبانی رحمہ اللہ اور وکیع بن الجراح رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں یہ دونوں حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں تو حضرت امام مالک رحمہ اللہ بالواسطہ شاگرد ہوئے۔

☆ اسی طرح حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے استاد ہیں۔ تو یہ دونوں ائمہ کرام رحمہم اللہ بھی بالواسطہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے شاگرد بنے۔

☆ حضرت امام سفیان ثوری رحمہ اللہ یہ صحاح ستہ کے بالواسطہ استاد ہیں۔ یہ بھی حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کے بالواسطہ شاگرد ہیں۔

☆ حضرت لیث بن سعد مصر کے رہنے والے تھے ان کے متعلق ذکر ہے کہ یہ دنیا کے عظیم ترین محدث تھے۔ ان کے بارے میں ہے۔ ھو افقه من مالک۔ فرمایا کہ یہ حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے زیادہ فقیہ تھے لیکن ان کے شاگردوں نے غفلت سے کام لیا اور ان کی فقہ ضائع کردی۔ یہ حضرت لیث بن سعد حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔

☆ شاہ عالم سے پہلے حضرت مولانا ابو الحسن سندھی (صحاح ستہ کے محشی وشارح، محمد بن عبدالہادی ٹھٹوی سندھی مدنی المتوفی: 1726ء)) اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ (شیخ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عبدالحق بن سیف الدین دھلوی بخاری "وفات:1642ء" مغلیہ ہندوستان کے مایہ ناز عالم دین اور محدث تھے۔ ہندوستان میں علم حدیث کی ترویج واشاعت میں آپ کا کردار نا قابل فراموش ہے)
دونوں حضرات مکہ شریف میں حدیث پڑھنے کیلئے تشریف لے گئے واپس آکر ہندوستان میں حدیث شریف پھیلائی۔ پھر حضرت مولانا ابوالحسن سندھی رحمہ اللہ مدینہ طیبہ ہجرت کر کے چلے گئے۔

☆ان کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ اوران کے فرزند حضرت شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ پھران کے بعد حضرت سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ ہیں۔ ان حضرات سے قبل ۱۳۰ محدثین کرام رحمہم اللہ کی تعداد تھی یہ سب حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے بالواسطہ شاگرد ہیں۔

☆اجتہاد کا تو یہ عالم تھا مشہور ہے کہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کا زمانہ علماء کرام رحمہم اللہ سے پُر تھا۔ کہتے ہیں کہ کوئی مسئلہ جس کا علماء کرام رحمہم اللہ کے پاس حل نہ ہوتا تھا اس مسئلے کا حل حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے پاس ہوتا تھا۔

☆حضرت امام عبداللہ ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے روئے زمین پر حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے برابر کوئی عالم نہ دیکھا تھا۔

☆ترکِ دنیا کا یہ عالم تھا کہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ ایک ایک مجلس میں تقریباً ستر ستر ہزار روپے بخش دیتے تھے۔ لکھتے ہیں کہ ایک مجلس میں آپ رحمہ اللہ نے تیس ہزار دینار بخشے تھے۔ غرباء کے کھانے اور کپڑوں کی بخشش کے بارے میں سابقہ درس میں ذکر کر آیا ہوں۔

☆حضرت امام موفق رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ و کان ابو حنیفہ ابر برأ۔ کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ محدثین کرام کو بہت سا مال عطا کیا کرتے تھے۔

☆امین اس قدر تھے کہ وفات کے وقت مسلمانوں کی نقد امانت تقریباً پانچ کروڑ روپے تھے پچھلے درس میں ذکر کر آیا ہوں کہ ہر رات چار سو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے اور چالیس سال عشاء کی نماز کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ پچپن (۵۵) حج ادا کیے۔ رمضان شریف میں اکسٹھ ختم قرآن کرنا۔ قبر کی جگہ پر سات ہزار ختم قرآن کرنا۔ یہ کوئی معمولی بات ہے؟ منصور کی اتنی بڑی سلطنت میں منصب قضاء نہ لینا۔ اس نے قید کر لیا اور بہت ایذاء دیتا تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا۔ اَختَرتُ عذَابَ الدُّنیَا عَلٰی عَذَابِ الاٰخِرَۃِ۔ کہ میں نے عذابِ دنیا کو عذاب آخرت پر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ترجیح دی ہے۔

☆ حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ فقہ حنفی میں جس قدر مسائل مستنبط ہیں۔ اس قدر دیگر کسی فقہ میں نہیں۔ یہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ شافعی المذہب ہیں۔ آگے لکھتے ہیں کہ ہر امام صاحب رحمہ اللہ نے قرآن وحدیث سے مسائل اپنے ذہن سے مستنبط کیے ہیں مگر حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے چالیس جید اور متقی علماء کرام رحمہم اللہ کی جماعت بٹھا رکھی تھی۔ وہ جماعت جو مسئلہ پاس کر دیتی وہ حضرت امام صاحب لکھوا دیتے۔ اور لکھتے ہیں کہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے مسلک حنفی کو جتنا حکومتوں میں رائج ہونے کا موقع ملا دوسرے کسی مذہب کو نہیں ملا۔ اب اگر کوئی مولوی جو کسی مسجد کا خطیب ہو وہ آپ کو کہے کہ میری بات مانو تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو چھوڑ دو اور فیصلہ پھر آپ خود کر لیں۔

☆ اب دو مسائل ذکر کرتا ہوں جن میں علماء کرام رحمہم اللہ کو بھی تردد ہے۔ اسلام میں کئی فرقے بنے۔ کچھ عقائد اور کچھ فقہ کے اعتبار سے۔ عقائد کے اعتبار سے مثلاً شیعہ وسنی اور خوراج وغیرہ۔ فقہی فرقے تو بہت تھے اب صرف چار باقی رہ گئے ہیں۔ حضرت ابن ابی ذئب محدث یہ مدینہ طیبہ میں رہتے تھے انہوں نے ایک کتاب سات جلدوں میں لکھی اس کا نام بھی موطا رکھا۔ اور حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے بھی لکھی جو ایک جلد میں تھی اس کا نام بھی موطا امام مالک رحمہ اللہ ہے۔ کسی نے حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے کہا کہ آپ نے ایک جلد لکھی ہے اور ابن ابی ذئب نے سات جلدیں لکھی ہیں۔ فرمایا مَا کَانَ لِلّٰہِ یَبْقٰی۔ کہ جو اللہ تعالیٰ کا ہے اس کو بقا ہے۔ آج موطا امام مالک رحمہ اللہ ہر جگہ موجود ہے مگر حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ کی موطا کا نام نہیں۔ تو میرا مقصد یہ ہے کہ فقہ تو بہت تھیں مگر اب چار باقی ہیں۔

☆ عقائد کے لحاظ سے جو فرقے ہیں ان میں حق اور ناحق کون ہیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اُمَّتِی عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً۔ یعنی کتنے فرقوں میں امتِ محمدیہ تقسیم ہوگی؟ یہ ایک محاورہ ہے کوئی عدد نہیں۔ چاہے ۷۳ فرقے ہوں یا اس سے زائد ہوں۔ قرآن نے یہ محاورہ دیا ہے اِسْتَغْفِرْ لَھُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ ؕ کہ اللہ تعالیٰ ہرگز بخشش نہ دے گا چاہے کہ ۷۰ مرتبہ بھی بخشش مانگی جائے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اے بار بخشش مانگیں تو پھر بخشش دے گا؟ نہیں۔ یہ مطلب نہیں بلکہ اس کا مطلب ہے کہ اگر تم مغفرت کثیر بھی مانگو تو خدا تعالیٰ نہیں بخشے گا۔ تو یہ عربی میں محاورہ ہے کہ ۷۳ فرقے یا اس سے زائد ہونگے آج مولوی صاحبان نئے نئے مسائل پوچھتے ہیں مگر یہ نہیں پوچھتے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمائے ہیں کہ نہیں یا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہ کام کیا ہے کہ نہیں۔ کوئی نور بشر اور حاضر و ناظر کے مسائل لئے پھرتے ہیں۔ اسلام میں کئی فرقے پیدا ہوئے اور وقت گزرنے کے ساتھ مٹتے گئے۔ لیکن آج نئے فرقے پیدا ہوئے ہیں مثلاً قادیانیت یہ ناری فرقوں میں سے ہے۔ کیا اس فرقے کا نام کسی صحابی رضی اللہ عنہ یا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیا ہے تو یہ ان ناری فرقوں میں سے ہے کیونکہ عدد تحدید کیلئے نہیں بلکہ تکثیر کے لیے ہے۔

☆ باقی فقہ کے لحاظ سے کئی مذہب تھے کافی ختم ہو گئے چار باقی ہیں۔ مالکی رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، حنفی رحمۃ اللہ علیہ، حنبلی رحمۃ اللہ علیہ: اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے ایک حق پر ہے یا چاروں حق پر ہیں؟ دیکھو چاروں ائمہ کرام رحمہم اللہ اور تمام علماء کرام رحمہم اللہ اس بات پر متفق ہیں کہ جہاں قرآن میں صاف حکم موجود ہو تو وہاں اجتہاد کرنا حرام ہے۔ اور جہاں مسئلہ قرآن میں بظاہر نہیں اور امت پوچھتی ہے تو اس جگہ قرآن وسنت کے مطابق مسائل مستنبط کریں گے۔ تو بایں وجہ چاروں مسلک برحق ہیں۔

☆ حضرت عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ یہ شافعی المذہب ہیں انہوں نے جنت کے چار راستے بنا کر نقشہ بنایا ہے چاروں راستے جنت میں جارہے ہیں۔

☆ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہر مجتہد نے جو اجتہاد کیا ہے وہ درست ہے اور حق پر ہے۔

☆ مستصفیٰ میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہر مجتہد حق پر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں جو حکم بظاہر ذکر نہ ہو اور وہ حکم مجتہد سے پوچھا جائے۔ تو اگر مجتہد یہ کہہ دے کہ بس جو تمہاری مرضی ہو کر ڈالو۔ تو پھر اسلام جامع و مکمل نہ ہوا۔ تو کیا یہ بات درست ہوگی؟ نہیں بلکہ قرآن وسنت کے اعتبار سے مسائل مستنبط کئے۔ ہر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پوری قوت صرف کر کے اجتہاد کیا۔ جو مختلف ہیں۔ تو مثال دیتا ہوں کہ قرآن میں مصنوعات تو موجود ہیں لیکن اس

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے مخالف بھی قرآنی آیات موجود ہیں۔تو ائمہ کرام رحمہم اللہ اجتہاد کریں گے کہ کس آیت کو کس آیت پر ترجیح ہے یا کونسی حدیث درست ہواور کونسی غلط ہے وغیرہ۔اس کی مثال یہ ہے کہ جنگل میں چار آدمی مسافر ہیں۔نماز کا وقت آ گیا تو قبلہ کی سمت میں شک ہو گیا۔تو ان چار مسافروں نے اپنی پوری کوشش سے قبلہ کی سمت تجویز کی۔اور ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ سمت تجویز ہوئی۔تو چاروں ائمہ کرام رحمہم اللہ متفق ہیں کہ چاروں کی نماز درست ہے۔اور بعد میں اگر معلوم ہو کہ قبلہ فلاں سمت تھا تو نماز کا اعادہ بھی نہیں۔قرآن بھی فرما رہا ہے۔ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔فرمایا کہ تم جس طرف رخ کرو گے اللہ تعالیٰ کو اسی طرف پاؤ گے۔یہ آیت عام نمازیوں کیلئے نہیں بلکہ جن کو قبلہ شریف کی سمت میں شک پیدا ہو گیا ہو۔تو ایسے لوگ اپنی پوری کوشش کر کے جو سمت تجویز کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔تو اجماع ایک قرآن کی آیت دو۔حدیث پاک تین۔اور قیاس کے بارے میں وہ حدیث آپکو لکھوائی تھی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ فیصلے کیسے کرو گے؟ تو انہوں نے عرض کی کہ قرآن سے اگر قرآن سے نہ ملا تو پھر حدیث پاک سے اور اگر حدیث پاک سے نہ ملے تو پھر خود اجتہاد کروں گا۔تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی۔تو فیصلوں کیلئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجتہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھیجتے تھے اور دوسرے کاموں میں مثلاً خطابت و تبلیغ کیلئے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھیجا کرتے تھے۔

حدیث:

اِذَا اجْتَهَدَ الْحَاكِمُ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِنْ اَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَاحِدٌ۔ جب حاکم نے اجتہاد سے کام لیا، اگر اس نے درست فیصلہ کیا تو اسے دو ثواب ہوں گے اور اگر غلطی ہو گی تب بھی ایک ثواب ملے گا۔یہ دو متضاد قول ہیں کہ غلطی کی صورت میں اجر واحد۔تو سوال یہ ہے کہ گناہ پر اجر ملتا ہے؟ نہیں۔تو ایک تو یہ ہے کہ ہر مجتہد رحمۃ اللہ علیہ حق پر ہے۔تو ایک حقِ شرعی ہے اور ایک حقِ واقعی ہے۔واقعی تو وہ ہے جو اللہ کے علم میں ہے تو اس کے لحاظ سے کوئی اس کو پانے والا ہے اور کوئی نہیں پانے والا۔یہ ہے متضاد قول کی تطبیق۔

و اسال اللہ ان یوفقنا الاتباع لخیر الانام و الصحابة الکرام و التابعین العظام و اتابعیھم اجمعین۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یادداشت

77792

بلاک A-1، گلستان جوہر، یونیورسٹی روڈ، کراچی
0321-3135009 | 0321-2000870
almanhalpublisher@gmail.com
almanhalpublisher@hotmail.com
www.almanhalpublisher.com

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1